لینن ازم یا ٹراٹسکی ازم؟

ٹراٹسکائی حزبِ اختلاف پہلے اور آج

جوزف اسٹالن

فہرست

پہلا حصہ: ٹراٹسکی ازم یا لینن ازم:

1۔اکتوبر انقلاب کی بغاوت کے حقائق

2۔پارٹی اور اکتوبر کی بغاوت کی تیاری

3۔ٹراٹسکی ازم یا لینن ازم؟

2۔ٹراٹسکائی حزبِ اختلاف پہلے اور آج:

1۔کچھ معمولی سوالات

2۔حزبِ اختلاف کا "پلیٹ فارم"

3۔عمومی بحث اور اختلافِ رائے کے حوالے سے لینن

4۔حزبِ اختلاف اور "تیسری قوت"

5۔حزبِ اختلاف کس طرح کانگریس کی تیاری کر رہی ہے

6۔لینن ازم سے ٹراٹسکی ازم تک

7۔پچھلے چند سالوں کے دوران پارٹی کی پالیسی کے کچھ سب سے اہم نتائج

8۔ایکسلر وڈ کی طرف واپسی

یہ کتابچہ "ٹراٹسکی ازم" کے موضوع پر سوویت یونین کی حکومت اور بالشویک کمیونسٹ پارٹی کے قائد جوزف اسٹالن کی دو اہم تقریروں کے ترجموں پر مشتمل ہے جو 1924 اور 1927 میں کی گئیں اور یہ ٹراٹسکی ازم کے بارے میں سوویت یونین کی حکومت اور حکمران جماعت، بالشویک کمیونسٹ پارٹی، کے خیالات اور پالیسی کی عکاسی کرتی ہیں۔ ٹراٹسکی اور اس کے معمولی گروہ نے اشتراکی روس میں اشتراکی حکومت، بالشویک پارٹی اور مزدور طبقے کی آمریت کے خلاف حزبِ اختلاف کی حیثیت سے جو کردار ادا کیا یہ اس کا دو مختلف ادوار کے اعتبار سے احاطہ کرتی ہیں۔

جوزف اسٹالن کی یہ تقریریں سوویت یونین کی تاریخ اور خصوصاً جوزف اسٹالن کے دور کی تاریخ کے بارے میں سرمایہ دارانہ ذرائع ابلاغ اور تاریخ نویسی کی اس دروغ گوئی کو غلط ثابت کرتی ہیں کہ سوویت یونین میں عمومی طور پر اور خصوصاً جوزف اسٹالن کے دور میں اظہارِ رائے یا تنقید کی آزادی نہیں تھی اور سوویت کمیونسٹ پارٹی یا جوزف اسٹالن کے نکتۂ نظر اور فیصلوں سے اختلافِ رائے ناقابل برداشت جرم تھا۔ ان تقریروں میں بیان کیے گئے حقائق اور معاملات کے مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اور خصوصاً جوزف اسٹالن کی قیادت نے اختلافِ رائے، تنقید اور سیاسی مخالفت کو برداشت کرنے کے معاملے میں حیرت انگیز طور پر اور سرمایہ دارانہ پروپیگنڈہ کے بالکل برعکس غیر معمولی قوتِ برداشت، رواداری اور جمہوریت پسندی کا مظاہرہ کیا۔

اس کے ساتھ ساتھ جوزف اسٹالن کی یہ تقریریں خصوصاً ٹراٹسکی اور اس کے مقلدوں کی جانب سے سوویت یونین اور جوزف اسٹالن کے حوالے سے دشنام طرازی کی مہم کی حقیقت کا پردہ بھی چاک کرتی ہیں اور ٹراٹسکی کے حقیقی کردار کو نمایاں کرتے ہوئے یہ دکھاتی ہیں کہ ٹراٹسکی اور سوویت کمیونسٹ پارٹی کی حزبِ اختلاف میں موجود دیگر عناصر اپنی پالیسی کے اعتبار سے انقلاب دشمنی کے راستے پر چل رہے

تھے اوراس مقصد کے حصول کے لیے وہ مزدور طبقے کے خلاف سامراجی قوتوں کے ساتھ اتحاد جیسے گھٹیا ترین اور ذلت آمیز اقدامات اٹھانے تک گر گئے تھے۔

ان تقریروں میں جوزف اسٹالن نے ٹراٹسکائیٹ پروپیگنڈہ کے ان بعض اہم نکات کا بھی تجزیہ کیا ہے جو ٹراٹسکائیٹ تحریک سے وابستہ اور کمیونسٹ تحریک سے واجبی واقفیت رکھنے والے افراد کے لیے راسخ عقیدے کی شکل اختیار کر گئے ہیں۔ مثال کے طور پر "لینن کی وصیت" کا معاملہ یا روس میں اکتوبر 1917 کے سوشلسٹ انقلاب میں ٹراٹسکی کے "قائدانہ" کردار کی احمقانہ داستان، یا اسٹالن کی جانب سے اشتراکی روس کی حکومت اور بالشویک پارٹی پر "قبضہ" قائم کرنے کی منافقانہ الزام تراشی۔ مجموعی طور پر جوزف اسٹالن کی یہ تقریریں سوویت یونین کے ٹھوس تاریخی حالات و واقعات کے تناظر میں ٹراٹسکی ازم کے جوہر کی حقیقت کو مارکس ازم-لینن ازم کے نکتہ نظر سے نمایاں کرتی ہیں اور یہ واضح کرتی ہیں کہ کمیونسٹ تحریک میں ٹراٹسکی ازم دراصل مارکس ازم-لینن ازم کی ترمیم پسندی اور ردِ انقلابی رجحان سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔

ایک اور اہم نکتہ یہ ہے کہ ان تقریروں میں کامریڈ جوزف اسٹالن نے روسی انقلاب کی اور خصوصا اکتوبر انقلاب کی تاریخ کے واقعات، بالشویک پارٹی اور خصوصا لینن کے کردار کے بارے میں ٹراٹسکی اور ٹراٹسکائیوں کی غلط بیانیوں اور مبالغہ آرائیوں کو بھی بے نقاب کیا ہے اور روسی انقلاب کے بارے میں ٹراٹسکی کی لکھی گئی تاریخ کے مقابلے میں روسی انقلاب کی تاریخ کے حقائق دستاویزی ثبوتوں کے ساتھ بیان کیے ہیں۔ یہ تقریریں عمومی طور پر مندرجہ ذیل نکات کا احاطہ کرتی ہیں:

1۔ اکتوبر انقلاب اور اس میں بالشویک پارٹی اور لینن کا کردار

2۔ اکتوبر انقلاب میں ٹراٹسکی کے خصوصی کردار کے دعوے کا جائزہ

3۔ ٹراٹسکی ازم کی نظریاتی بنیادیں، ان کی خامیاں اور ٹراٹسکی ازم کے سیاسی مقاصد

4۔ٹراٹسکی کے "مستقل انقلاب" کے نظریے کا لینن ازم سے موازنہ

5۔روسی انقلاب کے عمل اور تاریخ کے بارے میں ٹراٹسکی ازم کے جھوٹے دعوے

6۔ٹراٹسکی ازم کے نظریے کو اختیار کرنے کے منفی سیاسی نتائج اور پرولتاری آمریت کی جدوجہد کی تحریک میں اس کا نقصان دہ سرمایہ دارانہ کردار۔

7۔سوویت یونین میں ٹراٹسکی اور ٹراٹسکی ازم کا مخاصمانہ کردار

8۔سوویت یونین میں ٹراٹسکی اور ٹراٹسکائیوں کی جانب سے لینن ازم میں ترمیم کرنے کی اور اسے ٹراٹسکی ازم سے بدل دینے کی منافقانہ کوشیں

9۔بالشویک پارٹی اور پرولتاریہ کی آمریت کے خلاف ٹراٹسکی اور ٹراٹسکائیوں کی حزبِ اختلاف کی حیثیت سے سازشیں

10۔سوویت یونین میں ٹراٹسکی ازم کا مزدور مخالف اور سرمایہ دارانہ دوست کردار

الغرض، جوزف اسٹالن کی یہ تقریریں اکتوبر سوشلسٹ انقلاب، سوویت یونین، بالشویک پارٹی، لینن ازم اور سوویت یونین کے پرولتاریہ اور غریب کسانوں کی آمریت کے خلاف ٹراٹسکی ازم کی نظریاتی، تاریخی اور سیاسی حقیقت کا پردہ چاک کرتی ہیں اور دکھاتی ہیں کہ ٹراٹسکی ازم کمیونسٹ تحریک میں مزدور طبقے کی آمریت کے خلاف سرمایہ دار طبقے کی سیاسی خدمت انجام دینے کا ایک منافقانہ سیاسی رجحان ہے، ایک پیٹی بورژوا، موقع پرست، سیاسی رجحان۔

شاداب مرتضی

29دسمبر 2017

ٹراٹسکی ازم یا لینن ازم؟

(ٹریڈ یونیوں کی کل روسی مرکزی کونسل کے کمیونسٹ گروپ کے توسیعی اجلاس میں 19 نومبر 1924 کو کی گئی تقریر)

کامریڈز، کامینیف کی جامع رپورٹ کے بعد میرے کچھ کہنے کی زیادہ گنجائش نہیں۔ لہذا، میں خود کو ان کہانیوں کو بے نقاب کرنے تک محدود رکھوں گا جو ٹراٹسکی اور اس کے حمایتی اکتوبر انقلاب کی بغاوت کے بارے میں، اس بغاوت میں ٹراٹسکی کے کردار کے بارے میں، پارٹی اور اکتوبر انقلاب کی بغاوت کی تیاری وغیرہ کے بارے میں پھیلا رہے ہیں۔ میں ٹراٹسکی ازم پر ایک ایسی مخصوص نظریے کے حوالے سے بھی مختصراً بات کروں گا جو لینن ازم کے ساتھ ناموافق ہے اور ٹراٹسکی کے تازہ ادبی دعووں کے متعلق پارٹی کے اقدامات کے بارے میں بھی مختصراً گفتگو کروں گا۔

1۔ اکتوبر انقلاب کی بغاوت کے حقائق

سب سے پہلے اکتوبر کی بغاوت کے بارے میں۔ پارٹی کے اراکین میں یہ افواہیں بڑی تندہی سے پھیلائی جا رہی ہیں کہ مرکزی کمیٹی (بالشویک پارٹی) مکمل طور پر اکتوبر 1917 کی بغاوت کے خلاف تھی۔ اس حوالے سے عام طور پر بیان کی جانے والی کہانی یہ ہے کہ 10 اکتوبر کو، جب مرکزی کمیٹی نے اکتوبر کی بغاوت کو منظم کرنے کا فیصلہ کیا تب مرکزی کمیٹی کی اکثریت نے پہلے اس فیصلے کی مخالفت کی لیکن، کہانی کے مطابق، اس لمحے ایک مزدور مرکزی کمیٹی کی میٹنگ میں گھس آیا اور اس نے کہا کہ:

"تم بغاوت کی مخالفت میں فیصلہ کر رہے ہو، لیکن میں تمھیں بتا دوں کہ بغاوت تو ضرور ہو گی، ہر چیز کے باوجود۔" اور اس طرح، اس دھمکی کے بعد، کہانی کے مطابق، مرکزی کمیٹی، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ خوف کا شکار ہو گئی، اس نے دوبارہ بغاوت کا سوال اٹھایا اور بغاوت منظم کرنے کا فیصلہ کیا۔

یہ صرف افواہ نہیں ہے، کامریڈز۔ جانے پہچانے جان ریڈ نے بھی اپنی کتاب "دنیا کو جھنجھوڑ دینے والے دس دن" میں اس کا حوالہ دیا ہے۔ جان ریڈ ہماری پارٹی سے دور تھا اور، ظاہر ہے، کہ وہ 10 اکتوبر کو ہماری خفیہ میٹنگ کی تاریخ کے بارے میں نہیں جان سکتا تھا، اور، اسی وجہ سے وہ سخانوف جیسے لوگوں کی گپ بازی کا شکار ہو گیا۔ یہ کہانی بعد میں ادھر ادھر گردش کرتی رہی اور ٹراٹسکائیٹوں کی جانب سے لکھے جانے والے متعدد پمفلٹوں میں اسے دوہرایا گیا جن میں اکتوبر انقلاب کی بغاوت کے حوالے سے سرکین کا لکھا ہوا تازہ پمفلٹ بھی شامل ہے۔ ان افواہوں کی ٹراٹسکی نے اپنے تازہ ادبی دعووں میں مضبوطی کے ساتھ حمایت کی ہے۔

اس بات کو بمشکل ہی کسی ثبوت کی ضرورت ہے کہ یہ سب اور ان جیسی "الف لیلوی" داستانیں سچائی سے مطابقت نہیں رکھتیں، کہ درحقیقت مرکزی کمیٹی کی میٹنگ میں اس قسم کی کوئی چیز نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی تھی۔ لہذا، ہم ان احمقانہ افواہوں کو نظرانداز کر سکتے ہیں؛ ظاہر ہے، حزبِ اختلاف کے دفتروں میں یا پارٹی سے دور رہنے والے افراد ایسی افواہیں گھڑتے رہتے ہیں۔ یقیناً، ہم نے اب تک ان کو نظرانداز کیا ہے؛ مثال کے طور پر، ہم نے جان ریڈ کی غلطیوں کی جانب کوئی توجہ

نہیں دی اوران کی اصلاح کرنے کی زحمت نہیں کی۔ تاہم، ٹراٹسکی کے تازہ دعووں کے بعد، ان کہانیوں کو نظرانداز کرنااب مزید ممکن نہیں رہا، کیونکہ ہمارے نوجوانوں کو یہ کہانیاں سکھائی جارہی ہیں اوراس حوالے سے پہلے ہی کچھ نتائج حاصل کیے جاچکے ہیں۔ ان حالات کے پیشِ نظر، ان احمقانہ افواہوں کا حقائق سے موازنہ کرنا میرے نزدیک ضروری ہے۔

میں ہماری پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی 10 اکتوبر کوہونے والے اجلاس کی روئیداد(minutes)سے رجوع کرتا ہوں۔ میٹنگ میں جو افراد شامل ہیں وہ یہ ہیں: لینن، زینوویف، کامینیف، اسٹالن، ٹراٹسکی، سوردلوف، یورتسکی، ڈرژنسکی، کولنتائی، بابنوف، سوکولنیکوف، لوموف۔ درپیش صورتحال اور بغاوت کے سوال پر بحث ہوئی۔ مباحثے کے بعد، بغاوت کے حوالے سے کامریڈ لینن کی قرارداد کورائے شماری(voting) کے لیے پیش کیا گیا۔ قرارداد 2 کے مقابلے میں 10 کی اکثریت سے منظور کی گئی۔ بات واضح ہے: 2 کے مقابلے میں 10 کی اکثریت سے مرکزی کمیٹی نے بغاوت کو منظم کرنے کے فوری اور عملی کام کو شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ اسی میٹنگ میں مرکزی کمیٹی نے بغاوت کی ہدایتکاری کے لیے ایک سیاسی مرکز منتخب کیا؛ یہ مرکز، جسے پولٹ بیورو کہا گیا، لینن، زینوویف، اسٹالن، کامینیف، ٹراٹسکی، سوکولنیکوف اور بابنوف پر مشتمل تھا۔

یہ ہیں حقائق۔

یہ روئیداد ایک ضرب میں کئی کہانیوں کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہ اس قصے کو برباد کر دیتی ہے کہ مرکزی کمیٹی کی اکثریت بغاوت کے خلاف تھی۔ یہ اس کہانی کو بھی برباد کر دیتی ہے کہ بغاوت کے سوال پر مرکزی کمیٹی تقسیم ہو جانے کے دہانے پر تھی۔ روئیداد سے یہ بات واضح ہے کہ فوری بغاوت کی مخالفت کرنے والے، کامینیف اور زینوویف، اس مرکز میں منتخب ہوئے جسے بغاوت کی سیاسی ہدایتکاری کا عمل انجام دینا تھا ان لوگوں کے برخلاف جو بغاوت کے حق میں تھے۔ تقسیم کا کوئی سوال نہیں تھا اور نہ ہو سکتا تھا۔

ٹراٹسکی دعوی کرتا ہے کہ اکتوبر میں ہماری پارٹی میں "دائیں بازو" کا ایک دھڑا، کامینیف اور زینوویف، کی شکل میں موجود تھا، جو، اس کے مطابق، تقریباً سوشل ڈیموکریٹ تھے۔ اگر ایسا ہے تو یہ سمجھنا مشکل ہے کہ کس طرح، ان حالات میں، یہ ہو سکتا تھا کہ پارٹی تقسیم سے بچ سکتی؛ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ کامینیف اور زینوویف کے ساتھ اختلافات صرف چند دن باقی رہے؛ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ ان اختلافات کے باوجود، پارٹی نے ان کامریڈوں کو بہت اہم عہدوں پر تعینات کیا، انہیں بغاوت کے سیاسی مرکز میں منتخب کیا، وغیرہ وغیرہ۔ سوشل ڈیموکریٹوں کی جانب لینن کا سخت رویہ پارٹی میں اچھی طرح جانا پہچانا ہے؛ پارٹی جانتی ہے کہ لینن ایک لمحے کے لیے بھی پارٹی میں سوشل ڈیموکریٹک ذہن رکھنے والوں کامریڈوں کو شامل رکھنے سے متفق نہیں ہوتے، انہیں اہم عہدوں پر تعینات کرنا تو دور کی بات ہے۔ تو پھر ہم اس حقیقت کی وضاحت کیسے کریں کہ پارٹی نے خود کو تقسیم ہونے سے بچایا؟ وضاحت یہ ہے کہ اختلافات کے باوجود، یہ کامریڈز پرانے بالشویک تھے جو بالشویزم کی مشترکہ بنیاد پر کھڑے تھے۔ یہ مشترکہ بنیاد کیا تھی؟ بنیادی سوالوں پر

نکتہِ نظر کا اتحاد: روسی انقلاب کی خاصیت، انقلاب کی محرک قوتیں، کسان طبقے کا کردار، پارٹی قیادت کے اصول، وغیرہ وغیرہ۔ اگر یہ مشترکہ بنیاد نہ ہوتی تو تقسیم ناگزیر ہوتی۔ لیکن کوئی تقسیم نہیں تھی، اوراختلافات محض چند دن باقی رہے کیونکہ ، کامینیف اور زینوویف لیننی تھے، بالشویک تھے۔

اب آیئے اکتوبر انقلاب کی بغاوت میں ٹراٹسکی کے خصوصی کردار کے قصے کی طرف۔ ٹراٹسکائی زبردست انداز کے ساتھ یہ افواہیں پھیلارہے ہیں کہ ٹراٹسکی اکتوبر انقلاب کی بغاوت کی روحِ رواں تھا اوراس کا واحد رہنما تھا۔ یہ افواہیں غیر معمولی جوش و جذبے کے ساتھ ٹراٹسکی کی نام نہاد تصنیفوں کے مدیر، لینٹسنر کی جانب سے پھیلائی جارہی ہیں۔ ٹراٹسکی خود بھی،اس حوالے سے پارٹی ،مرکزی کمیٹی اور پارٹی کی پیٹرو گراڈ کمیٹی کے ذکر کو مسلسل نظرانداز کرتے ہوئے، اکتوبر انقلاب کی بغاوت میں ان تنظیموں کے قائدانہ کردار کے بارے میں چپ سادھ کر، اور خود کو زبردست طریقے سے اکتوبر انقلاب کی بغاوت کے مرکزی رہنما کے طور پر پیش کرتے ہوئے، رضاکارانہ یا غیر رضاکارانہ طور پر اکتوبر انقلاب کی بغاوت میں اپنے خصوصی کردار کی افواہوں کو پھیلانے میں مدد فراہم کررہا ہے۔ میں ہر گز اکتوبر انقلاب کی بغاوت میں ٹراٹسکی کے بلاشبہ اہم کردار کو مسترد نہیں کرتا۔ تاہم، مجھے یہ ضرور کہنا چاہیے کہ ٹراٹسکی نے اکتوبر کی بغاوت میں کوئی خصوصی کردار ادا نہیں کیا اور نہ ہی وہ ایسا کر سکتا تھا؛ پیٹرو گراڈ سوویت کے چیئرمین کی حیثیت سے اس نے صرف متعلقہ پارٹی تنظیموں کے ارادے پر علمدرآمد کیا جو ٹراٹسکی کے ہر قدم کی سربراہی کررہی تھیں۔

سخانوف جیسے ناپختہ کارافراد کو یہ سب عجیب و غریب لگ سکتا ہے لیکن حقائق، درست حقائق، مجموعی اور مکمل طور پر میری بات کی تصدیق کرتے ہیں۔

آیئے اب مرکزی کمیٹی کے اگلے اجلاس کے روئیداد لیتے ہیں جو 16 اکتوبر 1917 کو ہوا۔ اجلاس میں یہ لوگ شامل تھے: مرکزی کمیٹی کے اراکین، پیٹرو گراڈ کمیٹی کے نمائندے، فوجی تنظیم کے نمائندے، فیکٹری کمیٹیاں، ٹریڈ یونین اور ریلوے اہلکار۔ اجلاس میں مرکزی کمیٹی کے اراکین کے علاوہ، کیریلنکو، شوتمان، کالینن، ولاڈرسکی، شلیاپنیکوف، لاسس اور دیگر کل پچیس افراد شامل تھے۔ بغاوت کے سوال پر خالصتا عملی-تنظیمی پہلو سے بحث کی گئی۔ بغاوت کے لیے لینن کی قرارداد کو 2 کے مقابلے میں 20 کی اکثریت سے منظور کیا گیا۔ تین افراد نے ووٹ نہیں دیا۔ بغاوت کی تنظیمی قیادت کے لیے ایک عملی مرکز قائم کیا گیا۔ اس مرکز کے لیے کس کو منتخب کیا گیا؟ سوردلوف، اسٹالن، ڈرژنسکی، بابنوف، اور یوریتسکی۔ عملی مرکز کے ذمے کام کیا تھے؟ مرکزی کمیٹی کی ہدایات کے مطابق بغاوت کے عملی اداروں کو ہدایات جاری کرنا۔ سو، جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ مرکزی کمیٹی کے اس اجلاس میں کچھ "دہشتناک" چیز ہوئی، یعنی ایسی چیز جو "سمجھنے میں عجیب" تھی، بغاوت کی "روحِ رواں"، "اہم شخصیت"، "واحد رہنما"، یعنی ٹراٹسکی اس عملی مرکز میں منتخب ہی نہیں ہوا جسے بغاوت ہدایتکاری کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ اس بات کو بغاوت میں ٹراٹسکی کے خصوصی کردار کے بارے میں موجود رائے سے کس طرح مطابقت میں لایا جائے؟ کیا یہ سب کچھ "عجیب" نہیں ہے، جیسا کہ سخانوف یا ٹراٹسکائی کہیں گے؟ لیکن پھر بھی، درستگی کے ساتھ کہا جائے تو، اس میں کچھ بھی عجیب نہیں، کیونکہ نہ ہی پارٹی میں، اور نہ ہی اکتوبر انقلاب

کی بغاوت میں، ٹراٹسکی نے کوئی خصوصی کردار ادا کیا، نہ ہی وہ ایسا کر سکتا تھا، کیونکہ وہ اکتوبر کے زمانے میں ہماری پارٹی میں نسبتاً ایک نووارد، نیا شخص تھا۔ اس نے، دیگر تمام ذمہ دار کارکنوں کی طرح، محض مرکزی کمیٹی اور اس کے اداروں کے ارادے کی تعمیل کی۔ جو کوئی بھی بالشویک پارٹی کی قیادت کے طریقہ کار سے واقفیت رکھتا ہے اسے یہ سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں ہو گی کہ اس کے برعکس کچھ بھی نہیں ہو سکتا تھا: ٹراٹسکی اگر مرکزی کمیٹی کے ارادے کے خلاف جاتا تو واقعات پر اثرانداز ہونے سے محروم ہو جاتا۔ ٹراٹسکی کے خصوصی کردار کے بارے میں یہ ایسی داستان ہے جسے منکسر المزاج "پارٹی" گپ بازیوں کے ذریعے پھیلایا جا رہا ہے۔

لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اکتوبر انقلاب کی بغاوت کا کوئی "روحِ رواں" نہیں تھا۔ اس کا روحِ رواں اور رہنما تھا، لیکن وہ لینن تھا اور لینن کے سوا کوئی نہیں تھا، وہی لینن جس کی قرارداد کو مرکزی کمیٹی نے اختیار کیا جب وہ بغاوت کے سوال کا فیصلہ کر رہی تھی، وہی لینن جسے، خواہ ٹراٹسکی کچھ بھی کہے، روپوش ہونے کے باوجود بغاوت کے اصل روحِ رواں ہونے سے کوئی چیز باز نہ رکھ سکی۔ لینن کی روپوشی کے بارے میں گپ بازیوں کے ذریعے اب اس مسلمہ حقیقت کو مسخ کرنا کہ پارٹی کے قائد، ولادیمیر لینن ہی بغاوت کے روحِ رواں تھے، احمقانہ اور مضحکہ خیز کوشش ہے۔

یہ ہیں حقائق۔

تسلیم، کہ ہمیں بتایا جاتا ہے، کہ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اکتوبر کے زمانے میں ٹراٹسکی نے اچھی جدوجہد کی۔ ہاں، یہ سچ ہے کہ واقعی ٹراٹسکی اکتوبر میں اچھی طرح لڑا؛ لیکن ٹراٹسکی وہ واحد شخص نہیں تھا جو اکتوبر کے زمانے میں اچھی طرح لڑا۔ حتی کہ بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابی جو اس وقت بالشویکوں کے ساتھ کھڑے تھے، وہ بھی اچھی طرح لڑے۔ عمومی طور پر، مجھے یہ ضرور کہنا چاہیے کہ کامیاب بغاوت کے دور میں، جب دشمن تنہا رہ جاتا ہے اور بغاوت بڑھ رہی ہوتی ہے، اس وقت اچھی طرح لڑنا کوئی مشکل کام نہیں۔ ایسے لمحوں میں پچھلی صفوں کے افراد بھی ہیرو بن جاتے ہیں۔

تاہم، پرولتاری جدوجہد کوئی بلا تعطل پیش رفت نہیں، کامیابیوں کی مربوط زنجیر نہیں۔ پرولتاری جدوجہد کی اپنی آزمائشیں بھی ہیں، اس میں ناکامیاں بھی ہوتی ہیں۔ حقیقی انقلابی وہ نہیں جو کامیاب بغاوت کے زمانے میں جرات کا مظاہرہ کرتا ہے بلکہ وہ ہے جو انقلاب کی کامیاب پیش رفت کے دور میں اچھی طرح لڑنے کے ساتھ ساتھ اس وقت بھی جرات کا مظاہرہ کرتا ہے جب انقلاب پسپا ہوتا ہے، جب پرولتاریہ کو شکست ہوتی ہے؛ جو اس وقت بدحواس اور گھبراہٹ کا شکار نہیں ہوتا جب انقلاب پسپا ہوتا ہے، جب دشمن کامیابیاں حاصل کرتا ہے؛ جو اس وقت گھبراہٹ زدہ نہیں ہوتا یا مایوسی کو راستہ نہیں دیتا جب انقلاب پسپائی کے دور سے گزر رہا ہوتا ہے۔ اکتوبر کے زمانے میں بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابی بری طرح نہیں لڑے، اور انہوں نے بالشویکوں کی حمایت کی۔ لیکن کون نہیں جانتا کہ وہ "بہادر" مجاہد بریست کے زمانے میں گھبراہٹ زدہ ہو گئے، جب جرمن سامراج کی پیش رفت نے انہیں مایوسی اور ہسٹیریا کی جانب دھکیل دیا۔ یہ بہت افسوسناک لیکن

مسلمہ حقیقت ہے کہ ٹراٹسکی، جو اکتوبر کے زمانے میں اچھی طرح لڑا، اس میں بریست کے زمانے میں، اس زمانے میں جب انقلاب کو عارضی پسپائی کا سامنا تھا، وہ جرات مندی نہیں تھی جس سے اس مشکل وقت میں استقلال کا اظہار ہوتا اور جو اسے بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کے نقشِ قدم پر چلنے سے روک سکتی۔ بلاشبہ، وہ ایک مشکل لمحہ تھا: اس میں افسردگی اور خوف سے بچنے کے لیے غیر معمولی جرات اور سکون کا مظاہرہ کرنے کی، اچھے وقت پر پسپا ہونے کی، اچھے وقت پر امن کو تسلیم کرنے کی، پرولتاری فوج کو جرمن سامراج کے حملوں کی حد سے دور رکھنے کی، کسانوں کو محفوظ رکھنے کی، اور اس طرح وقت حاصل کر کے، دشمن پر نئی قوت کے ساتھ حملہ کرنے کی ضرورت تھی۔ بدقسمتی سے ٹراٹسکی میں اس مشکل لمحے میں اس جرات اور انقلابی استقلال کی کمی پائی گئی۔

ٹراٹسکی کی رائے میں، پرولتاری انقلاب کا بنیادی سبق اکتوبر کے دوران "نہ گھبرانا" ہے۔ یہ غلط ہے، کیونکہ ٹراٹسکی کے دعوے میں انقلاب کے اسباق کے حوالے سے سچائی کا صرف ایک جزو شامل ہے۔ پرولتاری انقلاب کے بارے میں مکمل سچ صرف اس وقت "نہ گھبرانا" نہیں جب انقلاب پیش رفت کر رہا ہو، بلکہ اس وقت بھی جب یہ پسپا ہو رہا ہو، جب دشمن بالادستی حاصل کر رہا ہو اور انقلاب پسپائی کا شکار ہو۔ انقلاب اکتوبر کے ساتھ ہی ختم نہیں ہوا۔ اکتوبر تو پرولتاری انقلاب کی صرف ابتداء تھی۔ اس وقت گھبرانا برا ہے جب انقلاب کی لہر ابھر رہی ہو؛ لیکن اس وقت گھبرانا زیادہ برا ہے جب انقلاب اقتدار حاصل کرنے کے بعد شدید آزمائشوں سے گزر رہا ہو۔ انقلاب کی اگلی صبح اقتدار کو برقرار رکھنا اقتدار حاصل کرنے سے کم اہم نہیں ہے۔ اگر ٹراٹسکی

بریست کے زمانے میں گھبرایا، جب ہمارا انقلاب سخت آزمائشوں سے گزر رہا تھا، جب یہ محض اقتدار کو "سرنگوں" کرنے کا معاملہ تھا، تب اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اکتوبر میں کامینیف اور زینوویف کی غلطیاں یہاں بالکل غیر متعلق ہیں۔

یہ ہیں اکتوبر بغاوت کے بارے میں داستانوں کے معاملات۔

2۔ پارٹی اور اکتوبر کی بغاوت کی تیاری

اب آیئے اکتوبر کی تیاری کے سوال کی جانب چلتے ہیں۔

ٹراٹسکی کی بات سن کر، کوئی بھی یہ سوچ سکتا ہے کہ تیاری کے پورے دور میں، مارچ سے اکتوبر تک، بالشویک پارٹی نے وقت طے کرنے کے سوا کچھ اور نہیں کیا؛ کہ، یہ اندرونی تضادات سے تحلیل ہوتی جارہی تھی اور لینن کی راہ میں ہر طرح سے رکاوٹ ڈال رہی تھی؛ کہ، اگر ٹراٹسکی نہ ہوتا تو کوئی بھی یہ نہ جان پاتا کہ اکتوبر انقلاب پایہ تکمیل تک کیسے پہنچا۔ ٹراٹسکی کی جانب سے پارٹی کے بارے میں یہ عجیب و غریب بات سننا کافی دلچسپ ہے، جس نے اپنی تیسری جلد کے اسی یکساں "پیش لفظ" میں یہ دعوی کیا ہے کہ "پرولتاری انقلاب کا بنیادی آلہِ کار پارٹی ہے"، کہ "پارٹی کے بغیر، پارٹی کے سوا، پارٹی کو فراموش کرکے، پارٹی کے متبادل کے ساتھ، پرولتاری انقلاب کامیاب نہیں ہو سکتا۔" خود خدا بھی یہ سمجھنے سے قاصر رہے گا کہ ہمارا انقلاب کس طرح کامیاب ہو سکتا تھا اگر "اس کا بنیادی آلہِ کار" (یعنی پارٹی) بیکار ثابت ہوا، جبکہ، جیسا کہ ظاہر ہے، "پارٹی کو فراموش کرکے" کامیابی حاصل کرنا ناممکن تھا۔ لیکن یہ پہلی بار نہیں ہے کہ ٹراٹسکی ہماری تواضع خرافات

سے کرتا ہے۔ یہ قیاس لازما کرنا چاہیے کہ ہماری پارٹی کے بارے میں یہ دلچسپ بات ٹراٹسکی کی روزمرہ کی خرافات میں سے ایک ہے۔

اب آیئے اکتوبر کی تیاری کی تاریخ کا اس کے ادوار کے حساب سے جائزہ لیں۔

1۔ پارٹی کی نئی سمت کے تعین کا زمانہ (مارچ-اپریل)۔ اس دور کے اہم حقائق یہ ہیں:

الف۔ زارشاہی کا خاتمہ؛

ب۔ عارضی حکومت کی تشکیل (سرمایہ داروں کی آمریت)؛

ج۔ مزدوروں اور سپاہیوں کی سوویتوں کا ظہور (پرولتاریہ اور کسانوں کی آمریت)؛

د۔ دوہرا اقتدار؛

ہ۔ اپریل کا مظاہرہ؛

و۔ اقتدار کا پہلا بحران

اس دور کی بنیادی خاصیت یہ حقیقت ہے کہ اس دوران، سرمایہ داروں کی آمریت اور مزدوروں اور کسانوں کی آمریت، بیک وقت، ایک دوسرے کے متوازی موجود تھیں؛ مؤخرالذکر کو اول الذکر پر بھروسہ تھا، امن کے لیے اس کی کوشش پر یقین تھا اور یہ اقتدار کو رضاکارانہ طور پر سرمایہ دار طبقے کے سامنے سرنگوں کرتے ہوئے اس کا ایک ضمیمہ بن گئی تھی۔ اب تک ان دونوں آمریتوں کے درمیان کوئی سنجیدہ تنازع نہیں تھا۔ دوسری جانب، ایک "رابطہ کمیٹی" موجود تھی۔

روس کی تاریخ میں یہ ایک عظیم موڑ تھا اور ہماری پارٹی کی تاریخ میں یہ ایک بے مثل موڑ تھا۔ حکومت کا براہِ راست تختہ الٹنے کا پرانا، انقلاب سے پہلے کا پلیٹ فارم واضح اور صاف تھا، لیکن یہ جدوجہد کے نئے حالات کے لیے مزید موزوں نہیں تھا۔ یہ مزید ممکن نہیں تھا کہ سیدھے سیدھے حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے، کیونکہ مؤخرالذکر سوویتوں سے جڑی ہوئی تھی، جو اس وقت دفاع پرستوں (defencist) کے اثر میں تھیں، اور پارٹی کو حکومت اور سوویتوں دونوں کے خلاف جنگ کرنی پڑتی، ایک ایسی جنگ جو اس کی قوت سے باہر ہوتی۔ نہ ہی یہ ممکن تھا کہ عارضی حکومت کی حمایت کی پالیسی اپنائی جاتی، کیونکہ یہ سامراج کی حکومت تھی۔ جدوجہد کے نئے حالات میں، پارٹی کو اپنی پالیسی کی نئی سمت متعین کرنا پڑی۔ پارٹی (اس کی اکثریت) اس نئی سمت کی جانب اندھیرے میں ٹٹولتے ہوئے بڑھی۔ اس نے امن کے سوال پر سوویتوں کے ذریعے عارضی حکومت پر دباؤ ڈالنے کی پالیسی اختیار کی اور مزدوروں اور کسانوں کی آمریت کے پرانے نعرے سے سوویتوں کو اقتدار کی منتقلی کے نئے نعرے کی جانب فوری طور پر قدم بڑھانے کا جوکھم نہیں اٹھایا۔ اس درمیانی پالیسی کا مقصد سوویتوں کو اس قابل بنانا تھا کہ وہ امن کے ٹھوس سوال کی بنیاد پر عارضی حکومت کی حقیقی سامراجی فطرت کو سمجھ سکیں اور اس طرح سوویتوں کو عارضی حکومت سے توڑ سکیں۔ لیکن یہ ایک نہایت غلط سمت تھی، کیونکہ اس نے صلح جوئی کے پرفریب خیال کو بڑھاوا دیا، دفاع پرستی کی چکی کو مواد مہیا کیا اور عوام الناس کی انقلابی تعلیم کا راستہ روکا۔ اس وقت پارٹی کے دیگر کامریڈوں کے ساتھ میں بھی یہ غلط نکتہِ نظر رکھتا تھا اور میں نے اسے صرف اپریل کے وسط میں ترک کیا، جب میں نے خود کو لینن کے نظریات (اپریل تھیسس) کے ساتھ جوڑا۔

ایک نئی سمت کے تعین کی ضرورت تھی۔ پارٹی کو یہ نئی سمت لینن نے اپنے مشہورِ زمانہ "اپریل تھیسس" میں دی۔ میں ان کے بارے میں بات نہیں کروں گا کیونکہ سب انہیں جانتے ہیں۔ کیا پارٹی اور لینن کے درمیان اس وقت کوئی اختلافات تھے؟ ہاں، اختلافات تھے۔ یہ اختلافات کتنی مدت تک رہے؟ دو ہفتے سے زیادہ نہیں۔ پیٹروگراڈ تنظیم کی شہری کانفرنس (اپریل کے دوسرے نصف میں)، جس میں لینن کے تھیسس کو منظور کیا گیا، وہ ہماری پارٹی کی ترقی میں اہم موڑ ثابت ہوئی۔ اپریل میں کل روس کانفرنس (اپریل کے آخر میں) نے، پارٹی کے نوبٹا دس حصے کو پارٹی کی اس متحدہ پوزیشن پر مجتمع کرتے ہوئے، پیٹروگراڈ کانفرنس کے کام کو محض کل روسی سطح پر مکمل کیا۔

اب، سات برس بعد، بالشویکوں کے مابین ماضی کے اختلافات کو ٹراٹسکی بدنیتی سے دیکھتا ہے اور انہیں ایسی جدوجہد کے طور پر پیش کرتا ہے گویا بالشویزم کے اندر تقریباً دو مختلف پارٹیاں موجود تھیں۔ لیکن، اول تو ٹراٹسکی شرمناک طریقے سے اس معاملے کو مبالغہ آرائی کے ذریعے بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے، کیونکہ بالشویک پارٹی ان اختلافات سے بغیر کسی معمولی دھچکے کے نکل آئی۔ دوئم، ہماری پارٹی ذات پرست ہوتی انقلابی پارٹی نہیں، اگر یہ اپنی صفوں میں مختلف آراء کی موجودگی کی اجازت نہ دیتی۔ مزید برآں، یہ بات اچھی طرح جانی مانی ہے کہ ہمارے درمیان اختلافات اس سے پہلے بھی موجود تھے، مثال کے طور پر، تیسری دوما کے وقت میں، لیکن انہوں نے ہماری پارٹی کے اتحاد کی بنیادیں نہیں ہلائیں۔ سوئم، یہ پوچھنا بے محل نہیں ہو گا کہ اس وقت خود ٹراٹسکی کا نکتہِ نظر کیا تھا، جو اس وقت بڑے انہماک سے بالشویکوں کے درمیان ماضی کے اختلافات کو بدنیتی سے پیش

کر رہا ہے۔ٹراٹسکی کی تصنیفات کا نام نہاد مدیر، لینٹسنر، ہمیں یہ یقین دلاتا ہے کہ امریکہ سے آئے ٹراٹسکی کے خطوط لینن کے دور کے خطوط کی "مکمل پیش بینی" کرتے ہیں، جو لینن کے اپریل تھیسس کی بنیاد تھے۔ یہ ہے جو وہ کہتا ہے: "مکمل پیش بینی۔" ٹراٹسکی اس مشابہت پر اعتراض نہیں کرتا؛ بظاہر، وہ شکریے کے ساتھ اس بات کو قبول کرتا ہے۔ لیکن، اول تو، ٹراٹسکی کے خطوط لینن کے خطوط سے جوہر یا نتائج کے اعتبار سے "بالکل بھی میل نہیں کھاتے"، کیونکہ وہ مکمل طور پر ٹراٹسکی کے بالشویک مخالف نعرے "زار شاہی نہیں، بلکہ مزدور حکومت" کی عکاسی کرتے ہیں، ایسا نعرہ جو کسان طبقے کے اتحاد کے بغیر انقلاب کی جانب اشارہ کرتا ہے۔ خطوط کے ان دونوں سلسلوں پر نظر ڈالنا ہی اس بات کا قائل ہونے کے لیے کافی ہے۔ دوئم، اگر جو لینٹسنر کہتا ہے وہ درست ہے، تو ہم اس حقیقت کی وضاحت کیسے کریں کہ لینن نے بیرونِ ملک سے اپنی آمد کے بالکل اگلے دن ہی ٹراٹسکی سے خود کو لا تعلق کرنا ضروری سمجھا؟ کون ٹراٹسکی کے نعرے "زار شاہی نہیں بلکہ مزدور حکومت" کے بارے میں لینن کے بار بار دوہرائے جانے والے ان بیانات کو نہیں جانتا کہ یہ "کسانوں کی تازہ دم تحریک کو جست لگا کر عبور کرنے" کی کوشش تھی، کہ اس نعرے کا مطلب تھا "مزدور حکومت کے ذریعے اقتدار پر قبضے سے کھیلنا"؟

لینن کے بالشویک تھیسس اور "اقتدار پر قبضے سے کھیلنے" کی ٹراٹسکی کی بالشویک مخالف اسکیم میں کیا چیز مشترک ہو سکتی ہے؟ اور اس جنون کو کس چیز سے مہمیز ملتی ہے جسے کچھ لوگ مونٹ بلانک اور چھپر کٹ کے درمیان موازنے کے لیے ظاہر کر رہے ہیں؟ لینٹسنر کس مقصد سے یہ بات ضروری سمجھتا ہے کہ ہمارے انقلاب کے بارے میں موجود پرانی داستانوں کے انبار میں مزید ایک

پر خطر داستان کا، ٹراٹسکی کے امریکہ سے لکھے گئے خطوط میں لینن کے مشہورِ زمانہ دور سے آئے خطوط کی "پیش بینی" کا، اضافہ کرے؟

اس میں کوئی حیرانی نہیں کہ ایک منکسر احمق کسی دشمن سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

2۔ عوام الناس کی انقلابی تیاری کا زمانہ (مئی-اگست)۔ اس دور کے اہم حقائق یہ ہیں:

الف۔ پیٹرو گراڈ میں اپریل کا مظاہرہ اور "سوشلسٹوں" کے ساتھ مخلوط حکومت کی تشکیل؛

ب۔ روس کے اہم مراکز میں "جمہوری امن" کے نعرے کے ساتھ یکم مئی کے مظاہرے؛

ج۔ پیٹرو گراڈ میں بنیادی نعرے "سرمایہ دار وزاء مردہ باد" کے ساتھ جون کا مظاہرہ؛

د۔ روسی فوج کے اگلے اور پچھلے محاذوں پر جون کا حملہ؛

ہ۔ پیٹرو گراڈ میں جولائی کا مسلح مظاہرہ؛ حکومت سے آئینی جمہوریت پسند وزیروں کا استعفی؛

و۔ محاذ پر سے ردِ انقلابی سپاہیوں کی آمد؛ پراودا کے ادارتی دفتروں کی تباہی؛ سوویتوں کے خلاف ردانقلاب کی جدوجہد کا آغاز اور کیرنسکی کی قیادت میں نئی مخلوط حکومت کا قیام۔

م۔ ہماری پارٹی کی چھٹی کانگریس جس میں مسلح بغاوت کی تیاری کا نعرہ جاری کیا گیا؛

ن۔ ردانقلابی کانفرنس آف اسٹیٹ اور ماسکو میں عام ہڑتال؛

ر۔ پیٹرو گراڈ پر جرنیل کارنیلوف کی ناکام چڑھائی، سوویتوں کی بحالیِ نو؛ آئینی جمہوریت پسندوں کا استعفی اور "ڈائریکٹری" کی تشکیل۔

اس دور کی نمایاں خاصیت بحران کی شدت میں اضافہ اور سوویتوں اور عارضی حکومت کے درمیان موجود ناہموار توازن کا بگڑنا تھا جو، درست یا غلط طور پر، گزشتہ دور میں موجود رہا تھا۔ دونوں فریقین

کے لیے متوازی اقتدار ناقابل برداشت بن جاتا ہے۔"رابطہ کمیٹی" کی نازک عمارت بکھرنے لگتی ہے۔"اقتدار کا بحران" اور "وزیروں کی تبدیلی" آج کے سب سے زیادہ خوش پوش الفاظ ہیں۔ محاذ پر موجود بحران اور پشت پر شکستگی اپنا کام کر رہے ہیں، اطراف کے کونوں پر موجود جتھوں کو مضبوط کر رہے ہیں اور دفاع پرست سمجھوتہ بازوں کو سکیڑ رہے ہیں۔ انقلاب تحرک میں ہے، ردِ انقلاب کو متحرک کر رہا ہے۔ ردِ انقلاب، اپنی باری میں، انقلاب پر چڑھائی کر رہا ہے اور انقلابی ابھار کی نئی لہروں کو گردش دے رہا ہے۔ نئے طبقے کو اقتدار کی منتقلی فوری اہمیت کا سوال بن جاتا ہے۔

کیا اس وقت ہماری پارٹی میں اختلافات موجود تھے؟ ہاں، موجود تھے۔ تاہم، وہ بالکل عملی نوعیت کے تھے، ٹراٹسکی کے دعوے کے باوجود، جو پارٹی میں "دائیں" اور "بائیں" بازو کو دریافت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

ٹراٹسکی یہ دعویٰ کرنے میں غلط ہے کہ پیٹرو گراڈ میں اپریل کے مظاہرے نے مرکزی کمیٹی میں اختلافات کو جنم دیا۔ مرکزی کمیٹی اس سوال پر مکمل متحد تھی اور اس نے کامریڈوں کے ایک گروہ کی جانب سے عارضی حکومت کو ایک ایسے وقت میں گرفتار کرنے کی کوشش کی مذمت کی تھی جب بالشویک سوویتوں میں اور فوج میں، دونوں میں اقلیت میں تھے۔ اگر ٹراٹسکی اکتوبر کی "تاریخ" کو سخانوف کے مطابق نہ لکھتا، بلکہ مصدقہ دستاویزات کے مطابق لکھتا، تو وہ آسانی سے خود کو اپنے دعوے کی غلطی کا قائل کر لیتا۔

ٹراٹسکی یہ دعویٰ کرنے میں بھی بالکل غلط ہے کہ "لینن کی ایماء پر" 10 جون کے مظاہرے کا انتظام کرنے کے عمل کو مرکزی کمیٹی کے "دائیں بازو" کے اراکین نے "مہم جوئی" بیان کیا

تھا۔ اگر ٹراٹسکی سخانوف کے مطابق نہ لکھتا تو اسے یقیناپتہ ہوتا کہ 10 جون کے مظاہرے کو لینن کی مکمل رضامندی سے مؤخر کیا گیا تھا، اور یہ کہ اسی نے ایک طویل تقریر میں مظاہرے کو مؤخر کرنے کی ضرورت پر اصرار کیا تھا جو اس نے پیٹرو گراڈ کمیٹی کے ایک مشہور اجلاس میں کی تھی (دیکھیے پیٹرو گراڈ کمیٹی کے اجلاس کی روئیداد)۔

جولائی کے مسلح مظاہرے کے حوالے سے مرکزی کمیٹی میں "المناک" اختلافات کا ذکر کرنے میں بھی ٹراٹسکی قطعی غلط ہے۔ ٹراٹسکی اس دعوے میں یہ من گھڑت بات کر رہا ہے کہ مرکزی کمیٹی کے اگوا کار گروہ کے چند ارا کین "جولائی کے واقعے کو ایک نقصان دہ مہم جوئی قرار دیے بغیر نہ رہ سکے۔" اس وقت ٹراٹسکی ہماری مرکزی کمیٹی کا رکن تک نہیں تھا۔ اور محض ہمارا سوویت پارلیمانی نمائندہ تھا اور اسی لیے یہ نہیں جان سکتا تھا کہ مرکزی کمیٹی نے جولائی کے مظاہرے کو دشمن کو للکارنے کا محض ایک ذریعہ قرار دیا تھا، کہ مرکزی کمیٹی (اور لینن) نے ایسے وقت میں مظاہرے کو بغاوت میں بدلنے کے بارے میں سوچا تک نہیں تھا جب دارالحکومتوں میں سوویتیں ہنوز دفاع پرستوں کی حمایت کر رہی تھیں۔ یہ بالکل ممکن ہے کہ بعض بالشویکوں نے جولائی کی شکست پر رونا دھونا کیا ہو۔ مثال کے طور پر، میں جانتا ہوں کہ بعض بالشویک جنہیں اس وقت گرفتار کیا گیا تھا وہ ہماری صفوں کو چھوڑ جانے تک پر تیار تھے۔ لیکن اس سے مرکزی کمیٹی میں مبینہ طور پر کسی مخصوص "دائیں بازو" کا تصور اخذ کرنا، تاریخ کی شرمناک غلط بیانی ہے۔

ٹراٹسکی یہ دعویٰ کرنے میں بھی غلط ہے کہ جرنیل کورنیلوف کے دور میں پارٹی کے قائدین کا ایک حصہ دفاع پرستوں کے ساتھ اتحاد قائم کرنے کی جانب، عارضی حکومت کی حمایت کرنے کی جانب، جھکاؤ رکھتا تھا۔ وہ، یقیناً، کسی مبینہ "دائیں بازو" کا حوالہ دے رہا ہے جو اسے راتوں کو جگائے

رکھتا ہے۔ ٹراٹسکی غلط ہے، کیونکہ یہ دستاویزات موجود ہیں، جیسے کہ اس وقت پارٹی کا مرکزی ترجمان رسالہ، جو اس کے بیانات کی تردید کرتی ہیں۔ ٹراٹسکی، لینن کی جانب سے مرکزی کمیٹی کو لکھے گئے ان خطوط کا حوالہ دیتا ہے جس میں لینن نے کیرنسکی کی حمایت سے خبردار کیا تھا؛ لیکن ٹراٹسکی لینن کے خطوط کو، ان کی اہمیت اور ان کے مقصد کو سمجھنے میں ناکام رہتا ہے۔ اپنے خطوط میں لینن بعض اوقات دانستہ طور پر آگے بڑھ کر، ان غلطیوں کو سامنے لاکر جن کا ارتکاب ممکن تھا، ان پر اس مقصد سے پیشگی تنقید کرتاے ہیں کہ پارٹی کو ان غلطیوں سے ہوشیار کیا جاسکے اور ان سے بچایا جاسکے۔ بعض اوقات وہ اس تعلیمی مقصد سے "بے ضرر معاملے" کو بڑھا کر اور "رائی کا پہاڑ بنا کر" پیش کرتا تھے۔ پارٹی کے رہنما، خصوصا اس وقت جب وہ (لینن) روپوش ہوں، اس کے برعکس عمل نہیں کر سکتے، کیونکہ انہیں اپنے ہمرکاب کامریڈوں سے لازما آگے دیکھنا چاہیے، انہیں لازما ہر ممکنہ غلطی کے حوالے سے انہیں متنبہ کرنا چاہیے، حتیٰ کہ "بے ضرر باتوں" پر بھی۔ لیکن لینن کے ان خطوط سے (اور لینن نے ایسے متعدد خطوط لکھے) "المناک" اختلافات کی موجودگی اخذ کرنے اور ان کے گن گانے کا مطلب لینن کے خطوط کو نہ سمجھنا، لینن کو نہ سمجھنا ہے۔ اس سے، غالبا، اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ ٹراٹسکی کیوں بعض اوقات ہدف سے دور ہوتا ہے۔ مختصرا:
جرنیل کورنیلوف کی بغاوت کے دوران مرکزی کمیٹی میں کوئی اختلافات نہیں تھے، قطعی نہیں۔

جولائی کی شکست کے بعد، لینن اور مرکزی کمیٹی میں سوویتوں کے مستقبل کے بارے میں اختلافات یقینا پیدا ہوئے۔ یہ بات معلوم ہے کہ لینن نے پارٹی کی توجہ کو سوویتوں سے باہر بغاوت کی تیاری کے مقصد پر مرکوز کرنے کے لیے مؤخر الذکر کے بارے میں دیوانگی اختیار کرنے سے

خبر دار کیا تھا کیونکہ ان کی رائے یہ تھی کہ دفاع پرستوں کے ہاتھوں صف بند ہو جانے کے سبب وہ بیکار ہو گئی تھیں۔ مرکزی کمیٹی اور چھٹی پارٹی کانگریس نے مزید محتاط لائن اختیار کی اور فیصلہ کیا کہ اس امکان کو خارج کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا کہ سوویتوں کا احیاء ہو گا۔ کورنیلوف کی بغاوت نے ظاہر کیا کہ یہ فیصلہ درست تھا۔ تاہم، یہ اختلاف، پارٹی کے لیے کوئی عظیم اہمیت نہیں رکھتا تھا۔ بعد ازاں، لینن نے اعتراف کیا کہ چھٹی کانگریس نے جو لائن اختیار کی تھی وہ درست ثابت ہوئی تھی۔ یہ بات دلچسپ ہے کہ ٹراٹسکی نے اس اختلاف پر ہاتھ صاف نہیں کیا اور اسے "دیو پیکر" پیمانے تک نہیں بڑھایا۔

ایک متحد اور ٹھوس پارٹی، عوام الناس کے انقلابی تحرک کا مرکز-یہ تھی وہ تصویر جو ہماری پارٹی نے اس دور میں پیش کی۔

3۔ حملے کی تنظیم کاری کا دور (ستمبر-اکتوبر)۔ اس دور کے نمایاں حقائق یہ ہیں:

الف۔ ڈیموکریٹک کانفرنس کا اجتماع اور آئینی جمہوریت پسندوں کے ساتھ اتحاد کے خیال کا انہدام؛

ب۔ ماسکو اور پیٹرو گراڈ سوویتوں کا بالشویکوں کی طرف چلا جانا؛

ج۔ شمالی خطے کی سوویتوں کی کانگریس؛ پیٹرو گراڈ سوویت کا سپاہیوں کی واپسی کے خلاف فیصلہ؛

د۔ بغاوت پر مرکزی کمیٹی کا فیصلہ اور پیٹرو گراڈ سوویت کی انقلابی فوجی کمیٹی کی تشکیل؛

ہ۔ پیٹرو گراڈ کی گیریژن کا پیٹرو گراڈ سوویت کو مسلح مدد فراہم کرنے کا فیصلہ؛ انقلابی فوجی کمیٹی کے وزیروں کے نیٹ ورک کی تنظیم کاری؛

و۔ بالشویک مسلح قوتوں کا عمل؛ عارضی حکومت کے اراکین کی گرفتاری؛

م۔ پیٹرو گراڈ سوویت کی انقلابی فوجی کمیٹی کا اقتدار پر قبضہ؛ سوویتوں کی دوسری کانگریس میں عوامی وزیروں کی کونسل کا قیام۔

اس دور کی نمایاں خاصیت بحران کی تیزی سے نشوونما، حکمران حلقوں پر طاری شدید اضطراب، سوشلسٹ انقلابیوں اور منشویکوں کی تنہائی، اور متذبذب عناصر کی کثیر تعداد کی بالشویکوں کی جانب پرواز ہے۔ اس دور میں انقلابی تدابیر کی ایک مخصوص خاصیت ضرور نظر میں رکھنی چاہیے، یعنی یہ کہ انقلاب نے دفاع کے بھیس میں حملہ کرنے کے تمام، یا تقریبا تمام، اقدامات اٹھانے کی کوشش کی۔ بے شک، پیٹرو گراڈ سے فوجیوں کی واپسی کی اجازت دینے سے انکار کرنا انقلابی حملے کا ایک اہم قدم تھا؛ تاہم، یہ قدم پیٹرو گراڈ کو دشمن کے ممکنہ حملے سے محفوظ رکھنے کے نعرے کے تحت اٹھایا گیا۔ بے شک، انقلابی فوجی کمیٹی کی تشکیل عارضی حکومت پر حملے کا ایک اور قدم تھا؛ تاہم، یہ قدم فوجی علاقے کے ہیڈ کوارٹرز کے اقدامات پر سوویت کنٹرول کو منظم کرنے کے نعرے کے تحت اٹھایا گیا۔ بے شک، گیریژن کی انقلابی فوجی کمیٹی کی طرف کھلی منتقلی اور سوویت وزیروں کے نیٹ ورک کی تنظیم کاری بغاوت کی ابتداء تھی؛ تاہم، انقلاب نے یہ اقدامات پیٹرو گراڈ سوویت کو ردِ انقلاب کے ممکنہ اقدام سے محفوظ کرنے کے نعرے کے تحت کیے۔ انقلاب نے، جیسا کہ ظاہر ہے، حملوں کے اپنے اقدامات کو دفاع کے چوغے میں اٹھایا تاکہ متلون مزاج، متزلزل عناصر کو اپنے حلقہِ اثر کی جانب زیادہ آسانی سے کھینچا جا سکے۔ اس سے، بے شک، اس وقت کی

تقریروں، مضامین اور نعروں کے ظاہری دفاعی کردار کی وضاحت ہوتی ہے، جس کا اندرونی جوہر، تاہم، گہرے طور پر حملہ آور نوعیت کا تھا۔

کیا اس دور میں مرکزی کمیٹی میں اختلافات موجود تھے؟ ہاں، موجود تھے، اور کافی اہم نوعیت کے تھے۔ بغاوت کے حوالے سے اختلافات کے بارے میں میں پہلے ہی بات کرچکا ہوں۔ مرکزی کمیٹی کے 10 اور 16 اکتوبر کے اجلاسوں کی دستاویزوں میں ان کی مکمل طور پر عکاسی ہوتی ہے۔ چنانچہ، میں اسے نہیں دوہراؤں گا جو میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ اب تین سوالوں سے لازماً نپٹنا چاہیے: ماقبلِ پارلیمنٹ میں شمولیت، بغاوت میں سوویتوں کا کردار، اور بغاوت کی تاریخ۔ یہ بہت ضروری ہے کیونکہ ٹراٹسکی اپنے لیے نمایاں مقام حاصل کرنے کے جوش میں، ان میں سے آخری دو سوالات کے حوالے سے لینن کی پوزیشن کے بارے میں "غفلت کے ساتھ" غلط بیانی کر رہا ہے۔

بلاشبہ، ماقبلِ پارلیمنٹ کے سوال پر اختلافات سنجیدہ نوعیت کے تھے۔ ماقبلِ پارلیمنٹ کا، گویا، مقصد کیا تھا؟ یہ تھا: سوویتوں کو پس منظر میں دھکیلنے کے لیے اور سرمایہ دارانہ پارلیمانی نظام کی بنیادیں ڈالنے کے لیے سرمایہ داروں کی مدد کرنا۔ کیا ماقبلِ پارلیمنٹ اس انقلابی صورتحال میں جو پیدا ہو چکی تھی اس ہدف کو پورا کرسکتی تھی یہ ایک مختلف بات ہے۔ واقعات نے دکھادیا کہ یہ مقصد حقیقت میں نہیں ڈھل سکا، اور ماقبلِ پارلیمنٹ بذاتِ خود کارنیلوفی اسقاطِ حمل تھی۔ لیکن اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ بالکل یہی وہ مقصد تھا جسے حاصل کرنے کی کوشش منشویک اور سوشلسٹ انقلابی ماقبلِ پارلیمنٹ کے قیام میں کر رہے تھے۔ ان حالات میں ماقبلِ پارلیمنٹ میں بالشویکوں کی

شمولیت کا کیا مطلب ہوتا؟ اس کے سوا کچھ نہیں کہ مزدور عوام کو ما قبلِ پارلیمنٹ کی حقیقی فطرت کے بارے میں دھوکہ دیا جائے۔ یہی اس جوش و خروش کی بنیادی وضاحت ہے جس کے ساتھ لینن نے، اپنے خطوط میں، ان لوگوں پر ملامت کی جو ما قبلِ پارلیمنٹ میں حصہ لینے کے حق میں تھے۔اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ما قبلِ پارلیمنٹ میں حصہ لینا ایک سنگین غلطی تھی۔

تاہم، یہ سمجھنا غلط ہوگا، جیسا کہ ٹراٹسکی سمجھتا ہے، کہ وہ لوگ جو ما قبلِ پارلیمنٹ میں حصہ لینے کے حق میں تھے وہ اس میں تعمیری کام کے مقصد سے، "مزدور طبقے کی تحریک کی سمت کو" "سوشل ڈیموکریسی کے چینل کی جانب موڑنے" کے مقصد سے گئے۔ معاملہ یہ ہر گز نہیں ہے۔ یہ سچ نہیں ہے۔ اگر یہ معاملہ ہوتا تو پارٹی "دو نکتوں میں" ما قبلِ پارلیمنٹ سے واک آؤٹ کا مظاہرہ کر کے اس غلطی کا ازالہ کرنے کے قابل نہ ہوتی۔ اتفاق سے، اس غلطی کا فوری ازالہ ہماری پارٹی کی قوتِ حیات اور انقلابی طاقت کا اظہار تھا۔

اور اب، مجھے ٹراٹسکی کی تصنیفات کے "مدیر"، لینٹسنر کی رپورٹ میں در آنے والی اس معمولی غلطی کی تصحیح کرنے کی اجازت دیجیے جو بالشویک گروپ کے اس اجلاس سے متعلق ہے جس میں ما قبلِ پارلیمنٹ کے سوال پر فیصلہ کیا گیا تھا۔ لینٹسنر کہتا ہے کہ اس اجلاس میں دو رپورٹر موجود تھے، ٹراٹسکی اور کامینیف۔ یہ سچ نہیں ہے۔ دراصل، وہاں چار رپورٹر تھے: دو وہ جو ما قبلِ پارلیمان کے بائیکاٹ کے حق میں تھے (ٹراٹسکی اور اسٹالن) اور دو جو اس میں شمولیت کے حق میں تھے (کامینیف اور نوگن)۔

بغاوت کی شکل کے سوال پر لینن کے موقف سے نپٹتے ہوئے ٹراٹسکی کی حالت بدتر ہو جاتی ہے۔ ٹراٹسکی کے مطابق، ایسا لگتا ہے کہ لینن کا نکتہِ نظر یہ تھا کہ پارٹی کو اکتوبر میں "سوویتوں سے آزاد اوران کی پیٹھ پیچھے" اقتدار حاصل کر لینا چاہیے۔ بعد میں، اس لغوبات پر تنقید کرتے ہوئے، جسے وہ لینن سے منسوب کرتا ہے، ٹراٹسکی "اچھل کود" کرتا ہے اور بالآخر مندرجہ ذیل فروتنی بیان دیتا ہے:

"یہ ایک غلطی ہوتی۔" یہاں ٹراٹسکی لینن کے بارے میں جھوٹ بول رہا ہے، وہ بغاوت میں سوویتوں کے کردار کے بارے میں لینن کے نکتہِ نظر کو غلط بیانی سے پیش کر رہا ہے۔ دستاویزات کے پورے ڈھیر کا حوالہ دیا جا سکتا ہے جو دکھاتے ہیں کہ لینن نے یہ تجویز دی تھی کہ سوویتوں کے ذریعے اقتدار حاصل کیا جائے، یا تو پیٹرو گراڈ یا ماسکو سوویت کے ذریعے، اور سوویتوں کے پیٹھ پیچھے نہیں۔ لینن کے بارے میں ٹراٹسکی کو یہ عجیب و غریب سے زیادہ داستان کیوں ایجاد کرنا پڑی؟

نہ ہی ٹراٹسکی بغاوت کی تاریخ کے حوالے سے مرکزی کمیٹی اور لینن کے موقف کے "تجزیے" کے حوالے سے بہتر حالت میں ہے۔ 10 اکتوبر کو مرکزی کمیٹی کے مشہورِ زمانہ اجلاس کی رپورٹ کرتے ہوئے، ٹراٹسکی یہ دعوی کرتا ہے کہ اس اجلاس میں "ایک قرارداد تو یہاں تک تھی کہ بغاوت 15 اکتوبر کے بعد نہ ہو"۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مرکزی کمیٹی نے بغاوت کی تاریخ 15 اکتوبر طے کی تھی اور پھر بغاوت کی تاریخ کو 25 اکتوبر تک مؤخر کر کے خود اپنے اس فیصلے کی خلاف ورزی کر دی۔ کیا یہ سچ ہے؟ نہیں۔ یہ سچ نہیں ہے۔ اس دور میں مرکزی کمیٹی نے بغاوت کے حوالے

سے صرف دو قراردادیں منظور کیں، ایک 10 اکتوبر کو اور دوسری 16 اکتوبر کو۔ آیئے ان قراردادوں کو پڑھیں۔

مرکزی کمیٹی کی 10 اکتوبر کی قرارداد:

"مرکزی کمیٹی تسلیم کرتی ہے کہ روسی انقلاب کی بین الاقوامی صورتحال (جرمنی میں بغاوت، جو پورے یورپ میں عالمی سوشلسٹ انقلاب کی نشوونما کی شدت کا اظہار ہے، اور روسی انقلاب کا گلا گھونٹنے کے مقصد سے سامراجیوں کے مابین امن کو لاحق خطرہ) اور اس کے ساتھ ساتھ عسکری صورتحال (روسی سرمایہ دار طبقے اور کیرنسکی اینڈ کمپنی کا پیٹرو گراڈ کو جرمنوں کے حوالے کردینے کا مسلمہ فیصلہ)، اور یہ حقیقت کہ پرولتاری پارٹی کو سوویتوں میں اکثریت حاصل ہوگئی ہے، یہ سب، ہماری پارٹی کی جانب عوامی بھروسے کے جھکاؤ (ماسکو کے الیکشن) اور کسان بغاوت کے ساتھ جوڑ کر، اور آخر میں، دوسرا کارنیلوف معاملہ (پیٹرو گراڈ سے فوجیوں کی واپسی، قازقوں کی جانب سے پیٹرو گراڈ کو مراسلہ، قازقوں کی جانب سے منسک کا گھیراؤ، وغیرہ)، یہ سب مسلح بغاوت کو لازمی بناتے ہیں۔

"چنانچہ، یہ بات دھیان میں رکھتے ہوئے کہ مسلح بغاوت ناگزیر ہے اور اس کے لیے وقت بالکل سازگار ہے، مرکزی کمیٹی تمام پارٹی تنظیموں کو اس مناسبت سے رہنمائی کی، اور اس نکتۂ نظر سے تمام عملی سوالوں پر (شمالی خطے کی سوویتوں کی کانگریس، پیٹرو گراڈ سے فوجیوں کی واپسی، ماسکو اور منسک میں عوامی اقدامات، وغیرہ) مباحثے اور فیصلوں کی ہدایت کرتی ہے۔"

ذمہ دار مزدوروں کے ساتھ مرکزی کمیٹی کی 16 اکتوبر کی کانفرنس میں منظور کی گئی قرارداد:

"یہ اجلاس مرکزی کمیٹی کی قرارداد کو مکمل طور پر خوش آمدید کہتا ہے اور اس کی مکمل حمایت کرتا ہے، تمام تنظیموں، مزدوروں اور سپاہیوں سے مسلح بغاوت کی مکمل اور بھرپور تیاری کرنے کی اور اس مقصد سے مرکزی کمیٹی کی جانب سے قائم کیے گئے تمام اداروں کی حمایت کی اپیل کرتا ہے، اور اس مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے کہ مرکزی کمیٹی اور سوویت جلد ہی حملے کرنے کے لیے سازگار لمحے اور مناسب ذرائع کی نشاندہی کرے گی۔"

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ٹراٹسکی کی یادداشت نے بغاوت کی تاریخ اور بغاوت کے بارے میں مرکزی کمیٹی کی قرارداد کے حوالے سے اسے دھوکہ دیا۔

ٹراٹسکی یہ دعوی کرنے میں بالکل غلط ہے کہ لینن نے سوویت کی قانونی حیثیت کا کم اندازہ لگایا، کہ لینن 25 اکتوبر کو سوویتوں کی کل روس کانگریس کے اقتدار حاصل کرنے کی عظیم اہمیت کی قدردانی میں ناکام رہا، اور یہ کہ یہی وہ سبب تھا کہ اس نے اس بات پر اصرار کیا کہ اقتدار 25 اکتوبر سے پہلے حاصل کر لینا چاہیے۔ یہ سچ نہیں ہے۔ لینن نے دو وجوہات کی بنا پر 25 اکتوبر سے پہلے اقتدار حاصل کرنے کی تجویز دی تھی۔ اول یہ کہ ردانقلابی پیٹرو گراڈ کو کسی بھی لمحے (جرمنوں کے آگے) سرنگوں کر سکتے تھے، جو ترقی کرتی بغاوت کا خون نچوڑ لیتا، اور اسی لیے ہر دن اہم تھا۔ دوئم اس لیے کہ پیٹرو گراڈ سوویت کی جانب سے بغاوت کی تاریخ (25 اکتوبر) کو سرِ عام طے کرنے اور اس کا اعلان کرنے کی غلطی کا ازالہ کسی بھی اور طرح سے نہیں کیا جا سکتا تھا سوائے یہ کہ بغاوت کو حقیقت میں اس کی طے شدہ قانونی تاریخ سے پہلے شروع کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ لینن

بغاوت کو ایک فن سمجھتا تھا، اور وہ یہ جانے بغیر نہیں رہ سکتا تھا کہ دشمن، جو بغاوت کی تاریخ سے (پیٹرو گراڈ سوویت کی بے احتیاطی کے سبب) باخبر ہو چکا تھا وہ یقیناً اس دن کے لیے تیار رہنے کی کوشش کرے گا۔ نتیجتاً، دشمن کی پیش بندی کرنا ضروری تھا، یعنی قانونی تاریخ سے پہلے ہی بغاوت کو شروع کرنے میں ناکام نہ رہنا۔ یہ اس جوش و جذبے کی بنیادی وضاحت ہے جس کے ساتھ لینن نے اپنے خطوط میں ان لوگوں پر ملامت کی جنہوں نے 25 اکتوبر کی تاریخ کو مقدس حیثیت دے دی تھی۔ واقعات نے دکھایا کہ لینن بالکل درست تھا۔ یہ اچھی طرح جانی مانی بات ہے کہ سوویتوں کی کل روسی کانگریس سے پہلے اقتدار حاصل کر لیا گیا، اور اسے سوویتوں کی کانگریس نے حاصل نہیں کیا، بلکہ پیٹرو گراڈ سوویت نے، انقلابی فوجی کمیٹی کے ذریعے حاصل کیا۔ سوویتوں کی کانگریس نے پیٹرو گراڈ سوویت سے صرف یہ اقتدار وصول کیا۔ یہی وجہ ہے کہ سوویت کی قانونی حیثیت کے بارے میں ٹراٹسکی کے طویل دلائل کا معاملے سے قطعی کوئی تعلق نہیں۔

سرمایہ دارانہ اقتدار کو تتر بتر کرنے اور اس کا تختہ الٹنے والے انقلابی عوام کی قیادت کرنے والی ایک بہادر اور طاقتور پارٹی، یہ تھی اس دور میں ہماری پارٹی کی حالت۔

یہ ہیں اکتوبر انقلاب کی بغاوت کے بارے میں قصے کہانیوں کے معاملات۔

3۔ ٹراٹسکی ازم یا لینن ازم؟

اوپر ہم پارٹی اور لینن کے بارے میں اکتوبر انقلاب اور اس کی تیاری کے حوالے سے ٹراٹسکی اور اس کے حامیوں کی جانب سے پھیلائے جانے والے قصے کہانیوں سے نپٹے ہیں۔ ہم نے ان داستانوں کو بے نقاب کیا اور جھوٹا ثابت کیا ہے۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے: اکتوبر انقلاب اور اکتوبر کی تیاری کے حوالے سے، لینن اور لینن کی پارٹی کے حوالے سے، ٹراٹسکی کو ان افسانوں کی ضرورت کس مقصد

کے لیے ہے؟ پارٹی کے خلاف ٹراٹسکی کے نئے ادبی بیانات کا مقصد کیا ہے؟ اس وقت جب پارٹی بحث مباحثہ نہیں کرنا چاہتی، جب پارٹی بہت سے فوری اہداف حاصل کرنے میں مصروف ہے، جب پارٹی کو مشترکہ کوششوں سے اپنی معیشت کی بحالی کی ضرورت ہے اور پرانے سوالات سے متعلق نئی جدوجہد کی ضرورت نہیں، تو اب ان بیانات کی معنویت، ان کا مقصد اور ان کا ہدف کیا ہے؟ ٹراٹسکی کو کس مقصد کے تحت پارٹی کو نئے مباحثوں کی جانب پیچھے کھینچنے کی ضرورت ہے؟

ٹراٹسکی جتاتا ہے کہ یہ سب اکتوبر کے "مطالعے" کے مقصد سے ضروری ہے۔ لیکن کیا یہ ممکن نہیں کہ اکتوبر کا مطالعہ پارٹی اور اس کے قائد لینن کو دوبارہ ٹھوکر مارے بنا کیا جا سکے؟ یہ کس قسم کی "تاریخ" ہے جو اکتوبر کی بغاوت کے مرکزی رہنما کو، اس پارٹی کو، جس نے بغاوت منظم کی اور اسے انجام تک پہنچایا، بدنام کرنے کی کوششوں سے شروع اور انہی پر ختم ہوتی ہے؟ نہیں۔ یہاں معاملہ اکتوبر کی تاریخ کے مطالعے کا نہیں۔ اکتوبر کے مطالعے کا یہ طریقہ نہیں۔ اکتوبر کی تاریخ کو قلمبند کرنے کا یہ طریقہ نہیں۔ ظاہر ہے کہ یہاں "منصوبہ" کچھ اور ہے، اور ہر چیز یہ دکھاتی ہے کہ یہ "منصوبہ" یہ ہے کہ ٹراٹسکی اپنے ادبی بیانات کے ذریعے پھر سے (ایک مرتبہ پھر سے!) لینن ازم کو ٹراٹسکی ازم سے بدل دینے کے حالات پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ٹراٹسکی کو پارٹی کو اور اس کے کیڈر کو "زبردست طریقے" کے ساتھ بدنام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ پارٹی کو بدنام کرنے کے بعد وہ لینن ازم کو بدنام کرنے کی جانب قدم بڑھا سکے۔ اور لینن ازم کو بدنام کرنا اس کے لیے اس لیے ضروری ہے تاکہ وہ ٹراٹسکی ازم کو "واحد" "پرولتاری" (ہنسیں مت!) آئیڈیالوجی کے طور پر سامنے لا سکے۔ یہ سب، یقیناً، لینن ازم کے جھنڈے تلے اس لیے تاکہ اس منصوبے کو" ہر ممکنہ حد تک آسانی سے" پورا کیا جا سکے۔

ٹراٹسکی کے نئے ادبی بیانات کا جوہر یہی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ٹراٹسکی کے ادبی دعوے سختی کے ساتھ ٹراٹسکی ازم کے سوال کو اٹھاتے ہیں۔

اور سو، ٹراٹسکی ازم کیا ہے؟

ٹراٹسکی ازم کی تین خاصیتیں ہیں جو اسے لینن ازم کے ساتھ ناقابلِ مفاہمت تضاد میں لاتی ہیں۔

یہ تین خصوصیات کیا ہیں؟

پہلی خاصیت۔ٹراٹسکی ازم "مستقل" (بلاتعطل) انقلاب کا نظریہ ہے۔ لیکن ٹراٹسکائی تعبیر کے حساب سے مستقل انقلاب کیا ہے؟ یہ ایسا انقلاب ہے جو غریب کسانوں کو انقلابی قوت میں شمار کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ جیسا کہ لینن نے کہا ہے، ٹراٹسکی کا "مستقل" انقلاب، کسان تحریک کو "پھلانگنا"، "اقتدار پر قبضے سے کھیلنا" ہے۔ یہ خطرناک کیوں ہے؟ اس لیے کہ اگر ایسا انقلاب لانے کی کوشش کی جاتی تو یہ ناگزیر طور پر ناکام ہوتا، کیونکہ یہ روسی پرولتاریہ کو اس کے اتحادی، غریب کسان، سے الگ کر دیتا۔ ٹراٹسکی ازم کے خلاف لینن ازم کی 1905 سے جاری جدوجہد کی وضاحت اسی امر سے ہوتی ہے۔

اس جدوجہد کے اعتبار سے ٹراٹسکی لینن ازم کو کس طرح تولتا ہے؟ وہ اسے ایسا نظریہ سمجھتا ہے جو "ردِ انقلابی خصوصیات" پر مشتمل ہے۔ لینن ازم کے بارے میں اس برہم رائے کی بنیاد کیا ہے؟ یہ حقیقت کہ درست وقت پر لینن ازم نے پرولتاریہ اور کسان طبقے کی آمریت کے نظریے کو قائم رکھا اور اس کی وکالت کی۔

لیکن ٹراٹسکی خود کو اس برہم رائے تک محدود نہیں رکھتا۔ وہ مزید آگے جا کر یہ دعوی کرتا ہے:
"اس وقت لینن ازم کی پوری عمارت جھوٹ اور بہتان تراشی پر قائم ہے اور اپنے زوال کے زہریلے اجزاء کو اپنے اندر لیے موجود ہے"۔(دیکھیے ٹراٹسکی کا چکدزے کو خط، 1913)۔ جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ہمارے سامنے دو مخالف نکتۂ نظر ہیں۔

دوسری خاصیت: ٹراٹسکی ازم بالشویک پارٹی کے اصول، پارٹی کی یک سنگی خاصیت، اور موقع پرست عناصر کی جانب اس کی عداوت پر عدم اعتماد ہے۔ تنظیم کاری کے میدان میں، ٹراٹسکی ازم ایسا نظریہ ہے کہ انقلابی اور موقع پرست ایک ساتھ موجود رہ سکتے ہیں اور ایک واحد پارٹی کے اندر گروہ اور حلقے قائم کر سکتے ہیں۔ آپ ٹراٹسکی کی "اگست بلاک" کی تاریخ سے بے شک واقف ہیں جس میں مارتوفی اور اوٹزوفی، تحلیل پرست اور ٹراٹسکائی، بخوشی باہمی تعاون کرتے تھے اور یہ دکھاوا کرتے تھے کہ وہ "حقیقی" پارٹی تھے۔ یہ جانی مانی حقیقت ہے کہ اس پیوند لگی پارٹی نے بالشویک پارٹی کو تباہ کرنے کا مقصد پورا کرنے کی کوشش کی۔ اس وقت "ہمارے اختلافات" کی نوعیت کیا تھی؟ وہ یہ تھی کہ لینن ازم نے اگست بلاک کی بربادی کو پرولتاری پارٹی کی ترقی کی ضمانت قرار دیا، جبکہ ٹراٹسکی ازم نے اس بلاک کو "حقیقی" پارٹی تشکیل دینے کی بنیاد قرار دیا۔

ایک بار پھر آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ہمارے سامنے دو مخالف نکتۂ نظر ہیں۔

تیسری خاصیت: ٹراٹسکی ازم بالشویزم کے رہنماؤں پر عدم اعتماد ہے، انہیں بدنام اور مطعون کرنے کی کوشش ہے۔ میں پارٹی میں ایسے کسی واحد رجحان سے واقف نہیں جس کا تقابل لینن ازم اور

پارٹی کے مرکزی اداروں کے قائدین کو بدنام کرنے کے معاملے میں ٹراٹسکی ازم سے کیا جا سکے۔ مثال کے طور پر، لینن کے بارے میں ٹراٹسکی کی اس "شائستہ" رائے کے بارے میں کیا کہنا چاہیے ،جس میں اس نے لینن کو "روسی مزدور طبقے میں موجود ہر قسم کی دقیانوسیت کا پیشہ ور استحصالی" قرار دیا؟ اور یہ ٹراٹسکی کی "شائستہ" رائے میں اس سب سے "شائستہ" رائے سے بھی پرے ہے جس کا اس نے اظہار کیا ہے۔

یہ کیسے ممکن ہوا کہ ٹراٹسکی نے، جو اس قسم کے ناگوار پیشہ ور حربوں کو اپنے پیٹھ پر لادے ہوئے ہے، اپنے آپ کو اس سب کے باوجود اکتوبر انقلاب کی تحریک کے زمانے میں بالشویک پارٹی کی صفوں میں پایا؟ ایسا اس لیے ہوا کیونکہ اس وقت ٹراٹسکی اپنے ان کاروباری ہتھکنڈوں سے دستبردار (واقعی دستبردار) ہو گیا تھا؛ اس نے انہیں الماری میں چھپا دیا تھا۔ اگر وہ اس "منصوبے" پر عمل نہ کرتا تو اس کے ساتھ حقیقی تعاون ناممکن ہوتا۔ اگست بلاک کا نظریہ، یعنی منشویکوں کے ساتھ اتحاد کا نظریہ، انقلاب کے ہاتھوں پہلے ہی چکنا چور اور دریا برد ہو چکا تھا، کیونکہ اس وقت اتحاد کی بات کیسے ہو سکتی تھی جب بالشویکوں اور منشویکوں کے درمیان مسلح جدوجہد غضبناک انداز سے جاری تھی؟ ٹراٹسکی کے پاس اس کے سوا کوئی متبادل نہیں تھا کہ وہ اپنے نظریے کو بیکار تسلیم کر لے۔

یہی کم بختی مستقل انقلاب کے نظریے کو بھی "پیش آئی"، کیونکہ بالشویکوں میں سے کسی ایک نے بھی فروری انقلاب کی اگلی صبح اقتدار پر فوری قبضے کے خیال پر غور نہیں کیا اور ٹراٹسکی یہ جانے بغیر نہ رہ سکا کہ بالشویک اسے، لینن کے الفاظ میں، "اقتدار پر قبضے سے کھیلنے" کی اجازت نہیں دیں گے۔

ٹراٹسکی کے پاس بالشویک پارٹی کی سوویتوں میں اثرورسوخ بڑھانے کے لیے لڑائی کی اور کسانوں کو اپنی جانب جیتنے کی لڑائی کی پالیسی کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی متبادل نہیں تھا۔ جہاں تک ٹراٹسکی ازم کی تیسری خاصیت (بالشویک قائدین پر عدم اعتماد) کا تعلق ہے تو پہلی دو خاصیتوں کی واضح ناکامی کے بعد اسے فطری طور پر پسپا ہونا پڑا۔

ان حالات میں ٹراٹسکی یہ جانتے ہوئے کہ اس کے پاس کسی اہمیت کا حامل اپنا کوئی گروہ نہیں تھا، اور یہ کہ وہ بالشویکوں کے پاس ایک سیاسی فرد کی حیثیت سے آیا تھا، کسی فوج کے بغیر، تو وہ اپنے کاروباری حربوں کو الماری میں چھپانے اور بالشویکوں کی پیروی کرنے کے سوا کچھ اور کر سکتا تھا؟ ظاہر ہے وہ نہیں کر سکتا تھا۔

اس سے کیا سبق سیکھا جائے؟ صرف ایک: کہ لینن اسٹوں اور ٹراٹسکی کے درمیان طویل اشتراک صرف اسی صورت ممکن ہے جب مؤخرالذکر مکمل طور پر اپنے پرانے پیشہ ورانہ ہتھکنڈوں سے تائب ہو جائے، جب وہ لینن ازم کو مکمل طور پر قبول کر لے۔ ٹراٹسکی اکتوبر کے اسباق کے بارے میں لکھتا ہے، لیکن وہ یہ فراموش کر دیتا ہے کہ دیگر تمام اسباق کے علاوہ، اکتوبر کا ایک اور سبق بھی ہے یعنی وہ جس کا میں نے ابھی ابھی ذکر کیا ہے، جو ٹراٹسکی ازم کے لیے بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ ٹراٹسکی ازم کو اکتوبر کا یہ سبق بھی سیکھنا چاہیے۔

یہ بات، تاہم، ثابت ہے کہ ٹراٹسکی ازم نے یہ سبق نہیں سیکھا۔ معاملے کی حقیقت یہ ہے کہ ٹراٹسکی ازم کے پرانے پیشہ ورانہ حربے جنہیں اکتوبر تحریک کے زمانے میں الماری میں چھپا دیا گیا تھا انہیں

اس امید پر پھر سے دن کی روشنی میں گھسیٹ لایا جارہا ہے کہ ان کے لیے ایک منڈی دستیاب ہے یہ دیکھتے ہوئے کہ ہمارے ملک میں منڈی ترقی کررہی ہے۔ بلاشبہ، ٹراٹسکی کے نئے بیانات ٹراٹسکی ازم کی طرف واپسی کی، لینن ازم پر "غالب آنے" کی، ٹراٹسکی ازم کی تمام اہم خصوصیات کو گھسیٹ لانے کی اور انہیں نصب کرنے کی کوشش ہے۔ نیاٹراٹسکی ازم پرانے ٹراٹسکی ازم کا محض دوہراؤ نہیں ہے؛ اس کے پر نوچے جاچکے ہیں اور یہ کیچڑ میں کافی لت پت ہے؛ پرانے ٹراٹسکی ازم کے مقابلے میں یہ اپنی فطرت میں ناقابلِ موازنہ حد تک نرم خو اور اپنی شکل میں معتدل ہے؛ لیکن، اپنے جوہر میں اس نے بلاشبہ پرانے ٹراٹسکی ازم کی تمام اہم خصوصیات کو برقرار رکھا ہے۔ نیا ٹراٹسکی ازم لینن ازم کے خلاف ایک جنگجو قوت کے طور پر سامنے آنے کی جرات نہیں کرتا؛ یہ لینن ازم کے عمومی جھنڈے تلے، لینن ازم میں بہتری لانے، اس کی تشریح کرنے کے نعرے کے تحت واردات کرنے کو ترجیح دیتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ یہ نحیف ولاغر ہے۔ اسے کوئی حادثہ نہیں کہا جاسکتا کہ نیاٹراٹسکی ازم لینن کے کوچ کر جانے کے ساتھ سامنے آیا ہے۔ لینن کی زندگی میں یہ اس پر خطر قدم کو اٹھانے کی جرات نہ کرتا۔

نئے ٹراٹسکی ازم کی اہم خصوصیات کیا ہیں؟

1۔ "مستقل" انقلاب کے سوال پر:

نیاٹراٹسکی ازم "مستقل" انقلاب کے نظریے کو کھلے عام برقرار رکھنا ضروری خیال نہیں کرتا۔ یہ "سادگی" سے دعوی کرتا ہے کہ اکتوبر انقلاب نے "مستقل" انقلاب کے نظریے کو مکمل

طور پر ثابت کر دیا ہے۔ اور اس دعوے سے یہ یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے: لینن ازم کا اہم اور قابلِ قبول حصہ وہ حصہ ہے جو جنگ کے بعد، اکتوبر انقلاب کے زمانے میں آتا ہے؛ دوسری جانب، لینن ازم کا وہ حصہ جو جنگ سے پہلے، اکتوبر انقلاب سے قبل آتا ہے وہ غلط اور ناقابلِ قبول ہے۔ اور اس طرح ٹراٹسکائی نظریے کی جانب سے لینن ازم کی دو حصوں میں تقسیم سامنے آتی ہے: قبل از جنگ لینن ازم، "پرانا"، "بیکار" لینن ازم، کسان اور مزدور طبقے کی آمریت کے نظریے کے ساتھ، اور نیا، بعد از جنگ، اکتوبری لینن ازم، جس پر وہ ٹراٹسکی ازم کی ضروریات کے مطابق اسے ڈھالنے کے لیے تکیہ کرتے ہیں۔ ٹراٹسکی ازم کو لینن ازم کی تقسیم کے اس نظریے کی ضرورت پہلے، کم و بیش "قابلِ قبول" قدم کے طور پر اس لیے ہے کہ یہ قدم لینن ازم کے خلاف جدوجہد میں مزید قدم اٹھانے کی سہولت فراہم کرنے کے لیے ضروری ہے۔

لیکن لینن ازم کوئی اصطفائی (eclectic) نظریہ نہیں جسے مختلف النوع اجزاء کو جیسے تیسے جوڑ کر جمع کیا گیا ہو اور ٹکڑوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہو۔ لینن ازم ایک کامل نظریہ ہے جو 1903 میں ظہور میں آیا اور تین انقلابوں کے امتحان سے گزر چکا ہے اور اس وقت عالمی پرولتاریہ کے علمِ جنگ کے طور پر آگے بڑھایا جا رہا ہے۔

لینن نے کہا تھا کہ "بالشویزم سیاسی فکر کے رجحان اور ایک سیاسی پارٹی کے طور پر 1903 سے موجود رہا ہے۔ صرف بالشویزم کی اپنے وجود کے سارے زمانے کی تاریخ ہی اس بات کی تسلی بخش وضاحت کر سکتی ہے کہ یہ سخت ترین حالات میں پرولتاریہ کی فتح کے لیے درکار آہنی نظم و ضبط کو

تشکیل دینے اور قائم رکھنے میں کیونکر کامیاب رہا(دیکھیے لینن کی مجموعہ تصانیف۔ جلد 28، صفحہ 174)۔"

بالشویزم اور لینن ازم ایک ہی ہیں۔ یہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ لہذا، لینن ازم کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا نظریہ ایسا نظریہ ہے جس کا مقصد لینن ازم کو تباہ کرنا اور ٹراٹسکی ازم کو اس کے متبادل کی جگہ دینا ہے۔

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ پارٹی اس بے سروپا نظریے سے مصالحت نہیں کر سکتی۔

2۔ پارٹی اصول کے سوال پر:

پرانے ٹراٹسکی ازم نے منشویکوں کے ساتھ اتحاد کے نظریے (اور عمل) کے ذریعے بالشویک پارٹی کی جڑیں کاٹنے کی کوشش کی۔ لیکن اس نظریے کی اس قدر رسوائی ہوئی ہے کہ اب کوئی اس کا ذکر نہیں کرنا چاہتا۔ پارٹی اصول کی جڑیں کاٹنے کے لیے آج کے ٹراٹسکی ازم نے نوجوان پارٹی عناصر کا پرانے کیڈرز کے ساتھ تقابل کرنے کا نیا، کم گھناؤنا اور تقریبا "جمہوری" نظریہ ایجاد کیا ہے۔ ٹراٹسکی ازم کے مطابق، ہماری پارٹی کی کوئی مستقیم اور کامل تاریخ نہیں ہے۔ ٹراٹسکی ازم ہماری پارٹی کی تاریخ کو دو غیر مساوی اہمیت کے حامل حصوں میں تقسیم کرتا ہے: قبل از اکتوبر اور بعد از اکتوبر۔ ہماری پارٹی کی تاریخ کا قبل از اکتوبر حصہ، صحیح کہا جائے تو، تاریخ نہیں بلکہ "ما قبلِ تاریخ"، غیر اہم، یا بہر طور، ہماری پارٹی کی تیاری کے زمانے کی کچھ زیادہ اہم تاریخ نہیں ہے۔ ہماری پارٹی کی تاریخ کا بعد از اکتوبر حصہ، تاہم، واقعی حقیقی اور خالص تاریخ ہے۔ سابقہ حصے میں ہماری پارٹی کے "پرانے"، "قبل از تاریخ"، غیر اہم کیڈرز شامل ہیں۔ دوسرے حصے میں نئ، حقیقی، "تاریخی" پارٹی ہے۔ اس بات کو بمشکل کسی ثبوت کی ضرورت ہے کہ ہماری پارٹی کے بارے میں

تاریخ کی یہ یک رخی اسکیم ہماری پارٹی کے نئے اور پرانے کیڈرز کے درمیان اتحاد کو منتشر کرنے کی، بالشویک پارٹی کے اصول کو تباہ کرنے کی اسکیم ہے۔

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ پارٹی اس بے سروپا اسکیم سے مفاہمت نہیں کر سکتی۔

3۔ بالشویزم کے قائدین کے سوال پر:

پرانے ٹراٹسکی ازم نے کم و بیش کھلے عام انداز سے، نتائج کی پرواہ کیے بغیر لینن ازم کو بدنام کرنے کی کوشش کی۔ نیاٹراٹسکی ازم زیادہ محتاط ہے۔ یہ لینن کی حمد وثناء کا دکھاوا کر کے پرانے ٹراٹسکی ازم کے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس بارے میں کچھ مثالیں دینا کارآمد ہو گا۔

پارٹی جانتی ہے کہ لینن ایک مستقل انقلابی تھے؛ لیکن وہ یہ بھی جانتی ہے کہ وہ محتاط تھے، کہ وہ غفلت پسند لوگوں کو پسند نہیں کرتے تھے اور اکثر سختی کے ساتھ ان لوگوں کو باز رکھتے تھے جو دہشت گردی کے شیفتہ تھے، بشمول ٹراٹسکی کے۔ ٹراٹسکی اس موضوع کا ذکر اپنی کتاب "لینن کے بارے میں" میں کرتا ہے لیکن جس طرح وہ لینن کو پیش کرتا ہے اس سے کوئی بھی یہ سوچ سکتا ہے کہ وہ سب کچھ جو لینن نے کیا وہ "ہر موقعے پر لوگوں کے ذہنوں کو اس خیال سے بھرنا تھا کہ دہشت گردی ناگزیر ہے"۔ یہ تاثر تخلیق کیا جاتا ہے کہ لینن تمام خونخوار بالشویکوں میں سب سے زیادہ خون کا پیاسا تھا۔

ٹراٹسکی کو کس مقصد سے اس غیر ضروری اور مکمل طور پر ناجائز مبالغہ آرائی کی ضرورت ہے؟

پارٹی جانتی ہے کہ لینن ایک مثالی پارٹی فرد تھے جو سوالات کو رہنمائی کے مشترکہ ادارے کے بغیر اکیلے طے کرنا یا فوری نوعیت کے معاملات کو محتاط تفتیش اور تصدیق کے بغیر طے کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔ٹراٹسکی اپنی کتاب میں ان پہلوؤں کا ذکر بھی کرتا ہے۔ لیکن جو تصویر کشی وہ کرتا ہے وہ لینن کی نہیں، بلکہ کسی قسم کے چینی منڈارن کی ہے، جو اہم سوالات کو اپنی مطالعہ گاہ کی خاموشی میں وجدان کے ذریعے طے کرتا ہے۔

کیا آپ جاننا چاہتے ہیں کہ ہماری پارٹی نے دستور ساز اسمبلی کو کیسے تحلیل کیا؟ ٹراٹسکی کو سنیے :

" 'ظاہر ہے دستور ساز اسمبلی کو تحلیل ہونا پڑے گا،' لینن نے کہا،'لیکن بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کا کیا کریں؟'
"تاہم ہمارے خدشات پرانے نیٹنسن کے توسط سے بڑی حد تک ذائل ہو گئے۔ وہ ہم سے "مشورہ" لینے آیا، اور ابتدائی چند الفاظ کے بعد اس نے کہا:
" 'شاید ہمیں دستور ساز اسمبلی کو بزور طاقت تحلیل کرنا پڑے۔'
'واہ!' لینن نے پر جوش انداز سے کہا۔'جو سچ ہے وہ سچ ہے! لیکن کیا تمہارے لوگ یہ بات مانیں گے؟'
'ہمارے کچھ لوگ ڈگمگا رہے ہیں، لیکن میرا خیال ہے کہ بالآخر وہ راضی ہو جائیں گے،' نیٹنسن نے جواب دیا۔
اس طرح تاریخ لکھی جاتی ہے۔
کیا آپ جاننا چاہتے ہیں کہ پارٹی نے سپریم فوجی کونسل کا سوال کیسے طے کیا؟ ٹراٹسکی کو سنیے :

" 'جب تک ہمارے پاس سنجیدہ اور تجربہ کار فوجی ماہرین نہیں ہم کبھی اس ابتری سے خود کو باہر نہیں نکال سکیں گے،' میں نے ولادیمیر ایلیچ سے عملے کے ہر دورے کے بعد کہا۔

" ' یہ بالکل سچ ہے، لیکن وہ ہمیں دھوکہ دے سکتے ہیں۔۔۔'

" ' ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک وزیر جوڑ دیتے ہیں۔'

" 'دو بہتر رہیں گے،" لینن نے جوش سے کہا، 'اور سخت مزاج والے۔ ہماری صفوں میں لازما سخت مزاج کمیونسٹ ہونے چاہییں۔'

"اس طرح سپریم فوجی کونسل کا ڈھانچہ کھڑا ہوا۔"

ٹراٹسکی اس طرح سے تاریخ لکھتا ہے۔

ٹراٹسکی کوان "الف لیلوی" قصوں کی کیا ضرورت ہے جو لینن کی تحقیر کرتے ہیں۔ کیا یہ لینن کی، پارٹی کے قائد کی تحسین ہے؟ یہ ایسی تو نہیں لگتی۔

پارٹی جانتی ہے کہ لینن ہمارے عہد کے عظیم ترین مارکسی تھے، ایک عمیق نظریہ دان اور ایک تجربہ کار ترین انقلابی، جس کے لیے بلانکزم کا ایک زرہ تک اجنبی تھا۔ ٹراٹسکی اس پہلو پر بھی اپنی کتاب میں بات کرتا ہے۔ لیکن جو تصویر وہ کھینچتا ہے وہ اس عظیم لینن کی نہیں، بلکہ ایک بونے جیسے بلانکی کی ہے جو اکتوبر کے دنوں میں پارٹی کو نصیحت کرتا ہے کہ "اپنے ہاتھوں سے اقتدار حاصل کرو، سوویتوں سے آزاد اور ان کی پیٹھ پیچھے۔" میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں، تاہم، کہ اس وضاحت میں زرہ برابر بھی سچائی نہیں۔

ٹراٹسکی کو اس صریح سقم کی کیا ضرورت ہے؟ کیا یہ لینن کو "تھوڑی سا بدنام" کرنے کی کوشش نہیں؟

یہ ہیں نئے ٹراٹسکی ازم کی اہم خصوصیات۔

اس نئے ٹراٹسکی ازم کا خطرہ کیا ہے؟ وہ خطرہ یہ ہے کہ ٹراٹسکی ازم، اپنے اندرونی مواد کی وجہ سے، ان غیر پرولتاری عناصر کے لیے مرکزہ اور نکتۂ اتحاد بن جانے کا ہر ممکن امکان رکھتا ہے جو پرولتاری آمریت کو کمزور کرنے، اسے منتشر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

آپ پوچھیں گے: اب کیا کیا جائے؟ ٹراٹسکی کے تازہ ادبی بیانوں کے سلسلے میں پارٹی کے فوری اہداف کیا ہیں؟

ٹراٹسکی اس وقت بالشویزم کو بدنام کرنے اور اس کی بیخ کنی کے اقدامات کر رہا ہے۔ پارٹی کا فرض یہ ہے کہ ٹراٹسکی ازم کو ایک نظریاتی رجحان کے طور پر دفنا دیا جائے۔

حزبِ اختلاف کے خلاف پر تشدد اقدامات اور پارٹی میں تقسیم کی بات کی جا رہی ہے۔ یہ بے معنی بات ہے۔ ہماری پارٹی مضبوط اور توانا ہے۔ یہ کسی تقسیم کی اجازت نہیں دے گی۔ جہاں تک پر تشدد اقدامات کی بات ہے، میں ان کے بالکل خلاف ہوں۔ ہمیں اس وقت جس کی ضرورت ہے وہ پر تشدد اقدامات نہیں بلکہ نئے ٹراٹسکی ازم کے خلاف وسیع پیمانے پر نظریاتی جدوجہد ہے۔

ہم نہیں چاہتے تھے اور نہ ہم نے اس ادبی بحث کی کوشش کی۔ اپنے ردِ لینن اعلانات کے ذریعے ٹراٹسکی ازم اسے ہم پر مسلط کر رہا ہے۔ خیر، ہم اس کے لیے تیار ہیں، کامریڈز۔

پراودا اخبار کے شمارہ نمبر 269 میں 26 نومبر 1924 میں پہلی بار شائع ہوئی۔

ٹراٹسکائیٹ حزبِ اختلاف پہلے اور آج

(سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی مرکزی کمیٹی اور مرکزی کنڑول کمیشن کے توسیعی اجلاس میں 23 اکتوبر 1927 کو کی گئی تقریر)

1: کچھ معمولی سوالات

کامریڈز، میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے؛ لہذا میں علیحدہ علیحدہ سوالات سے نپٹوں گا۔

سب سے پہلے ذاتی عنصر کے بارے میں۔ آپ نے یہاں سنا ہے کہ کس قدر تندہی سے حزبِ مخالف کے افراد اسٹالن کا مضحکہ اڑاتے ہیں، اپنی پوری طاقت سے اس کو برا بھلا کہتے ہیں۔ مجھے اس پر حیرت نہیں ہوتی، کامریڈز۔ اس کی وجہ کہ ان حملوں کا مرکز اسٹالن کیوں ہے یہ ہے کہ شاید اسٹالن حزبِ مخالف کے تمام حربوں کو ہمارے کچھ دوسرے کامریڈوں سے زیادہ بہتر جانتا ہے اور میں یہ کہنے کی بھی جرات کرتا ہوں کہ اسے بیوقوف بنانا آسان نہیں۔ اسی لئے وہ بنیادی طور پر اسٹالن کو نشانہ بناتے ہیں۔ خیر، انہیں اپنے دل کی تسلی کے لئے الزام تراشیاں کرنے دیجئے۔

اسٹالن کیا ہے؟ اسٹالن تو ایک معمولی شخص ہے۔ لینن کو لیجئے۔ کون یہ بات نہیں جانتا کہ اگست بلاک کے زمانے میں، جس کی قیادت ٹراٹسکی کر رہا تھا، حزب مخالف نے لینن کے خلاف دشنام طرازی کی اس سے بھی زیادہ گھٹیا مہم چلائی تھی۔ مثال کے طور پر ٹراٹسکی کی یہ بات ملاحظہ کیجئے:

"یہ بدبخت تکرار جسے لینن منظم انداز سے ابھارتا ہے، کھیل کا وہ پرانا کھلاڑی، روس کی مزدور تحریک میں موجود تمام دقیانوسیت کا پیشہ ور استحصالی، کسی بے معنی جنونیت جیسی دکھائی دیتی ہے" (دیکھئے ٹراٹسکی کا چکدزے کو خط۔ اپریل 1913)

زبان ملاحظہ کریں، کامریڈز! زبان دیکھیں! یہ ٹراٹسکی لکھ رہا ہے۔اور لینن کے بارے میں لکھ رہا ہے۔

توکیا یہ کوئی حیرانی کی بات ہے کہ ٹراٹسکی، جس نے عظیم لینن کے بارے میں اس قدر گھٹیا انداز سے لکھا، جو لینن کے جوتوں کے تسمے باندھنے کے قابل نہ تھا،اب اسی لینن کے بہت سے شاگردوں میں سے ایک، کامریڈ اسٹالن، پر الزام تراشی کر رہا ہے؟

اس سے بھی بڑھ کر میں یہ سمجھتا ہوں کہ حزبِ مخالف اسٹالن کے خلاف اپنی نفرت کا اظہار کر کے اسے زیادہ عزت دے رہی ہے۔ وہ وہی کر رہی ہے جو اسے کرنا چاہیے۔ میرے خیال میں حیرانگی کی بات یہ ہوتی کہ حزبِ مخالف، جو پارٹی کو برباد کرنے کی کوشش کر رہی ہے، وہ اسٹالن کی تعریف کرتی، جو پارٹی کے لیننی اصول کی بنیادوں کا دفاع کر رہا ہے۔

اب لینن کی "وصیت" کے بارے میں۔ حزب اختلاف نے یہاں چلا چلا کر کہا ہے، جو آپ نے بھی سنا، کہ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے لینن کی "وصیت" کو "چھپا" دیا ہے۔ آپ سب جانتے ہیں کہ ہم نے اس سوال پر مرکزی کمیٹی اور مرکزی کنٹرول کمیشن کے اجلاسوں میں کئی بار بحث کی ہے (ایک آواز: ہاں کئی بار۔) یہ بات بار بار ثابت ہوئی ہے کہ کسی نے کچھ نہیں چھپایا، کہ لینن کی "وصیت" کا مخاطب تیرہویں پارٹی کانگریس تھی، کہ یہ "وصیت" کانگریس کے سامنے پڑھی گئی (آوازیں: یہ بات درست ہے!)، کہ کانگریس نے متفقہ فیصلہ کیا تھا کہ اسے شائع نہ کیا جائے کیونکہ، اور چیزوں کے علاوہ، لینن خود بھی نہیں چاہتے تھے کہ اسے شائع کیا جائے اور نہ ہی انہوں نے اسے شائع کرنے کے لئے کہا تھا۔ حزبِ مخالف یہ سب اسی قدر اچھی طرح جانتی ہے جتنا ہم جانتے ہیں۔ پھر بھی، بے باکی کے ساتھ وہ یہ دعویٰ کرتی ہے کہ مرکزی کمیٹی اس "وصیت" کو "چھپا" رہی ہے۔

لینن کی "وصیت" کا معاملہ، اگر میں غلط نہیں تو، 1924 میں سامنے آیا تھا۔ ایسٹ مین نامی ایک شخص ہے، جو کہ سابق امریکی کمیونسٹ تھا اور جسے بعد میں پارٹی سے نکال دیا گیا تھا۔ اس شریف النفس انسان نے، جو ماسکو میں ٹراٹسکائیٹوں کے ساتھ مل گیا تھا، لینن کی "وصیت" کے بارے میں کچھ افواہوں اور گپ بازیوں کو منتخب کیا، ملک سے باہر گیا اور ایک کتاب شائع کی جس کا عنوان تھا "لینن کی موت کے بعد"، جس میں اس نے پارٹی، مرکزی کمیٹی اور سوویت حکومت کو بدنام کرنے کی بھرپور کوشش کی، اور جس کا لبِ لباب یہ تھا کہ ہماری پارٹی کی مرکزی کمیٹی لینن کی "وصیت" کو "چھپا" رہی تھی۔ اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ یہ ایسٹ مین ایک وقت میں ٹراٹسکی کے ساتھ تعلق رکھتا تھا، ہم پولٹ بیورو کے ممبروں نے، ٹراٹسکی سے کہا کہ وہ ایسٹ مین سے اپنی علیحدگی کا اظہار کرے، جس نے ٹراٹسکی پر انحصار کرتے ہوئے اور حزبِ مخالف کا حوالہ دے کر، اس "وصیت" کے بارے میں ہماری پارٹی کے خلاف اپنے بہتان طراز بیانوں کا ذمہ دار ٹراٹسکی کو ٹھہرایا تھا۔ چونکہ معاملہ بالکل واضح تھا اس لئے ٹراٹسکی نے واقعی ایسٹ مین سے اپنی لاتعلقی کا اظہار عوامی سطح پر ایک بیان میں کیا جو پریس میں شائع ہوا۔ یہ ستمبر 1925 میں "بالشویک" کے نمبر 16 میں شائع ہوا تھا۔

مجھے ٹراٹسکی کے اس آرٹیکل سے وہ اقتباس پڑھنے کی اجازت دیں جس میں ٹراٹسکی نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ آیا پارٹی یا اس کی مرکزی کمیٹی لینن کی "وصیت" کو چھپا رہی تھی یا نہیں۔ میں ٹراٹسکی کے آرٹیکل سے یہ اقتباس پیش کر رہا ہوں:

"ایسٹ میں اپنی کتاب میں بہت سی جگہوں پر کہتا ہے کہ مرکزی کمیٹی نے پارٹی سے بہت سی نہایت اہم دستاویزات چھپائیں جنہیں لینن نے اپنی زندگی کے آخری دور میں لکھا تھا (اس کا تعلق قومی سوال، نام نہاد "وصیت" اور دیگر معاملات پر لکھے گئے خطوط سے ہے)؛ اس عمل کو ہماری پارٹی کی

مرکزی کمیٹی کے خلاف بہتان تراشی کے سوااور کوئی نام نہیں دیا جا سکتا۔ جو کچھ ایسٹ مین کہتا ہے اس سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ ولادیمیر ایلیچ (لینن) نے وہ خطوط، جو تنظیم کے اندرونی معاملات کے بارے میں تھے، پریس میں شائع کرنے کے مقصد سے لکھے تھے۔ حقیقت میں یہ بات بالکل غلط ہے۔ اپنی بیماری کے دوران، ولادیمیر ایلیچ اکثر کانگریس کو اور پارٹی کے اعلی اداروں کو تجاویز، خطوط وغیرہ بھیجتے تھے۔ یہ کوئی کہنے کی بات ہی نہیں کہ یہ سب خطوط اور تجاویز ہمیشہ انہی کو پہنچائے جاتے تھے جن کے لئے وہ ہوتے تھے اور انہیں بارہویں اور تیرہویں کانگریس کے مندوبین کے علم میں بھی لایا گیا اور انہوں نے ہمیشہ، یقینا، پارٹی کے فیصلوں پر اپنا اثر ڈالا؛ اور اگران میں سے تمام خطوط شائع نہیں کئے گئے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ لکھنے والے نے انہیں پریس میں شائع کرنے کے لئے نہیں لکھا تھا۔ ولادیمیر ایلیچ نے کوئی "وصیت" نہیں چھوڑی، اور پارٹی کی جانب ان کے رویے کا کردار اور خود پارٹی کا کردار ایسی کسی "وصیت" کے ممکن ہونے کو رد کرتا ہے۔ عام طور پر جس چیز کو تاریکین وطن کی اور غیر ملکی سرمایہ دار اور منشویک پریس میں "وصیت" کہا جاتا ہے (اس طرح سے اس کو توڑ مروڑ کر کہ اسے پہچانا نا جا سکے) وہ ولادیمیر ایلیچ کے خطوط میں سے ایک خط ہے جس میں تنظیمی معاملات پر تجاویز شامل ہیں۔ پارٹی کی تیرہویں کانگریس میں اس خط کو قریب ترین توجہ دی گئی تھی اسی طرح جس طرح باقیوں کو دی گئی تھی اور اس سے وہ نتائج اخذ کئے گئے تھے جو کہ اس وقت کے حالات وواقعات سے مطابقت رکھتے تھے۔ کسی "وصیت" کو چھپانے یا اس کی خلاف ورزی کرنے کی ساری باتیں ایک سازشی تخلیق ہے اور یہ ولادیمیر ایلیچ کی اصل وصیت کے خلاف اور اس پارٹی کے مفادات کے خلاف ہے جس کو انہوں نے تخلیق کیا۔ (دیکھئے ٹراٹسکی کا آرٹیکل "ایسٹ مین کی کتاب "لینن کی موت کے بعد" کے حوالے سے"، بالشویک نمبر 16، 1 ستمبر 1925، صفحہ 68۔)

بات اب صاف ہو گئی ہے۔ یہ خود ٹراٹسکی نے لکھا ہے۔ تو کس بنیاد پر پھر، ٹراٹسکی، زینوویو اور کامینیو اس بات کا قصہ سنا رہے ہیں کہ پارٹی اور مرکزی کمیٹی نے لینن کی "وصیت" کو "چھپایا"؟ قصے سنانے کی اجازت ہے لیکن سنانے والے کو پتہ ہونا چاہیے کہ کہاں پر رکنا ہے۔

یہ کہا جاتا ہے کہ اس "وصیت" میں کامریڈ لینن نے کانگریس کو تجویز دی تھی کہ اسٹالن کی "بد تمیزی" کے پیش نظر کانگریس اسٹالن کی جگہ کسی اور کو جنرل سیکریٹری کے عہدے پر لانے کے بارے میں غور کرے۔ یہ بات بالکل سچ ہے۔ ہاں، کامریڈز میں ان لوگوں کے لئے بد تمیز ہوں جو بد کرداری اور غداری سے پارٹی میں توڑ پھوڑ اور تقسیم کرتے ہیں۔ میں نے کبھی یہ بات نہیں چھپائی اور نہ اب چھپا رہا ہوں۔ شاید فرقہ بازوں کے ساتھ برتاؤ میں نرم مزاجی کی ضرورت ہو لیکن میں اس معاملے میں برا ہوں۔ تیرہویں کانگریس کے بعد مرکزی کمیٹی کے بالکل پہلے اجلاس میں میں نے درخواست کی تھی کہ مجھے جنرل سیکریٹری کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کر دیا جائے۔ کانگریس نے خود بھی اس سوال پر بحث کی تھی۔ تمام مندوبین نے علیحدہ سے اس سوال پر بحث کی تھی اور تمام مندوبین نے، بشمول ٹراٹسکی، کامینیو اور زینویو نے متفقہ طور پر اسٹالن کو اپنے عہدے پر رہنے کے لئے راضی کیا تھا۔

میں کیا کر سکتا تھا؟ اپنا عہدہ چھوڑ دیتا؟ یہ میری فطرت نہیں؛ مین نے کبھی اپنا عہدہ نہیں چھوڑا، اور مجھے ایسا کرنے کا کوئی حق نہیں کیونکہ اس کا مطلب پیٹھ دکھانا ہو گا۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے، میں کوئی آزاد منش شخص نہیں، اور جب پارٹی مجھ پر کوئی ذمہ داری عائد کرتی ہے تو مجھے لازما اس کی تعمیل کرنی چاہیے۔

ایک سال بعد میں نے پھر اجلاس سے گزارش کی کہ مجھے سبکدوش کر دیں لیکن مجھے پھر سے اپنے عہدے پر رہنے کے لئے راضی کیا گیا۔

میں اور کیا کرتا؟

جہاں تک "وصیت" کو شائع کرنے کا تعلق ہے تو کانگریس نے اسے شائع نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ اس کا مخاطب کانگریس تھی اور اسے شائع کرنے کے مقصد سے نہیں لکھا گیا تھا۔

ہمارے پاس مرکزی کمیٹی اور مرکزی کنٹرول کمیشن کا 1926 کا وہ فیصلہ موجود ہے جس میں پندرہویں کانگریس سے اس دستاویز کو شائع کرنے کی اجازت مانگی گئی تھی۔ ہمارے پاس اسی مرکزی کمیٹی اور مرکزی کنٹرول کمیشن کا وہ فیصلہ بھی ہے جس میں لینن کے وہ دیگر خطوط شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا جن میں لینن نے اکتوبر کی بغاوت سے زرا پہلے کامینیف اور زینوویو کی غلطیوں کی نشاندہی کی تھی اور انہیں پارٹی سے خارج کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔

ظاہر ہے کہ یہ بات کہ پارٹی ان دستاویزات کو چھپا رہی ہے ایک بدنام زمانہ بہتان ہے۔ ان دستاویزات میں لینن کے وہ خطوط بھی ہیں جن میں زینوویو اور کامینیف کو پارٹی سے نکال دینے کی ضرورت پر اصرار کیا گیا تھا۔ بالشویک پارٹی نے، بالشویک پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے کبھی سچائی سے خوف نہیں کھایا۔ بالشویک پارٹی کی طاقت ہی اس چیز میں ہے کہ یہ سچائی سے خوف نہیں کھاتی اور سچائی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتی ہے۔

حزبِ اختلاف لینن کی "وصیت" کو ترپ کے پتے کی طرح استعمال کرنے کی کوشش کر رہی ہے؛ لیکن اس "وصیت" کو پڑھ لینا ہی یہ دیکھنے کے لئے کافی ہو گا کہ یہ ان لوگوں کے لئے ترپ کا پتہ ہرگز نہیں ہے۔ اس کے برعکس، لینن کی "وصیت" حزبِ اختلاف کے موجودہ رہنمائوں کے لئے مہلک ہے۔

یقیناً یہ حقیقت ہے کہ لینن اپنی "وصیت" میں ٹراٹسکی پر "غیر بالشویک" ہونے کا جرم کرنے کا

الزام عائد کرتے ہیں اور کامینیف اور زینوویو کی اکتوبر میں کی گئی غلطیوں کے حوالے سے وہ کہتے ہیں کہ وہ غلطیاں "حادثاتی" نہیں تھیں۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ ٹراٹسکی، جو "غیر بالشویک" ہونے میں مبتلا ہے اور کامینیف اور زینوویو، جن کی غلطیاں "حادثاتی" نہیں ہیں اور جنہیں وہ پھر سے یقیناً دوہرائیں گے، ان پر سیاسی طور پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔

خاص بات یہ ہے کہ "وصیت" میں اسٹالن کی غلطیوں کے بارے میں کوئی ایک لفظ، ایک اشارہ بھی نہیں ہے۔ یہ صرف اسٹالن کی بد تمیزی کی بات کرتی ہے۔ لیکن بد تمیزی نہ ہی ایسی چیز ہے اور نہ اسے اسٹالن کی سیاسی سمت اور نکتہ نظر کی خامی کے طور پر گنا جا سکتا ہے۔

یہ رہا "وصیت" میں اس حوالے سے موجود اقتباس:

"میں مرکزی کمیٹی کے دوسرے اراکین کی ذاتی خصوصیات کا زکر نہیں کروں گا۔ میں آپ کو صرف یہ یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ کامینیف اور زینوویو کے ساتھ اکتوبر کا معاملہ یقیناً کوئی حادثہ نہیں تھا لیکن ذاتی طور پر اس کا الزام ان پر اسی قدر کم لگایا جا سکتا ہے جتنا کہ ٹراٹسکی پر اس کے "غیر بالشویک" ہونے کا۔"

اب بات صاف ہو گئی ہے۔

2: حزبِ اختلاف کا "پلیٹ فارم"

اگلا سوال۔ مرکزی کمیٹی نے اپوزیشن کا "پلیٹ فارم" شائع کیوں نہیں کیا؟ زینوویو اور ٹراٹسکی کہتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ مرکزی کمیٹی اور پارٹی سچائی سے خوفزدہ ہیں۔ کیا یہ سچ ہے؟ یقیناً نہیں۔ بات اس سے زیادہ ہے۔ یہ کہنا حماقت ہے کہ پارٹی یا مرکزی کمیٹی سچائی سے ڈرتے ہیں۔ ہمارے پاس مرکزی کمیٹی اور مرکزی کنٹرول کمیشن کی لفظ بہ لفظ (verbatim) رپورٹیں

موجود ہیں۔ ان رپورٹوں کو کئی ہزار کی تعداد میں چھاپا گیا ہے اور پارٹی ممبروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان رپورٹوں میں اپوزیشن کرنے والوں اور اس کے ساتھ ساتھ پارٹی کی لائن کی نمائندگی کرنے والوں کی تقریریں شامل ہیں۔ سینکڑوں ہزاروں پارٹی ممبران ان رپورٹوں کو پڑھ رہے ہیں۔ (آواز: "یہ سچ ہے!")۔ اگر ہم سچ سے خوفزدہ ہوتے تو ان دستاویزات کو شائع نہ کرتے۔ ان دستاویزات کی ایک اچھی بات یہ ہے کہ یہ پارٹی کے ممبروں کو اس قابل بناتی ہیں کہ وہ مرکزی کمیٹی کے نکتہ نظر کا حزبِ اختلاف کے خیالات سے تقابل کر سکیں اور اپنا فیصلہ کر سکیں۔ کیا یہ سچ کا خوف ہے؟

اکتوبر 1926 میں، اپوزیشن کے رہنماؤں نے بڑے گھمنڈ سے یہ دعوی کیا، جیسے کہ اب کر رہے ہیں، کہ مرکزی کمیٹی سچائی سے خوفزدہ تھی، کہ وہ ان کے "پلیٹ فارم" کو چھپا رہی تھی اور اسے پارٹی سے خفیہ رکھ رہی تھی وغیرہ وغیرہ۔ اسی وجہ سے پارٹی کے یونٹوں میں تانک جھانک کرنے کے لئے وہ ماسکو (ایواپریوبور فیکٹری کو یاد کریں) اور لینن گراڈ (پتلووورکس کو یاد کریں) گئے تھے۔ خیر، ہوا کیا؟ کمیونسٹ مزدوروں نے ہمارے مخالفین کو مار بھگایا، اس طرح مار بھگایا کہ حزبِ اختلاف کے رہنما میدان جنگ سے بھاگ جانے پر مجبور ہو گئے۔ اس وقت انہوں نے مزید آگے جانے کی جرات کیوں نہ کی، تمام پارٹی یونٹوں میں جانے کی تاکہ وہ اس بات کی تصدیق کر سکیں کہ کون سچائی سے خوف کھاتا ہے، اپوزیشن یا مرکزی کمیٹی؟ اس لئے کہ اصل سچائی (فرضی نہیں) کے خوف سے ان کے پائوں ٹھنڈے پڑ گئے۔

اور اب؟ دیانت داری سے کہا جائے تو کیا اب بھی پارٹی یونٹوں میں بحث جاری نہیں ہے؟ کم از کم ایک ہی ایسے یونٹ کی نشاندہی کر دیں جس میں کم از کم ایک مخالف شامل ہے اور جہاں پچھلے تین یا چار مہینوں میں کم از کم ایک میٹنگ کی گئی ہے جس میں حزب مخالف کے نمائندے نے بات نہیں

کی، جس میں کوئی بحث نہیں ہوئی۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ گزشتہ تین یا چار مہینوں میں حزبِ مخالف جہاں ہو سکا وہاں پارٹی یونٹوں میں اپنی مخالف قراردادوں کے ساتھ سامنے آتی رہی ہے؟ (آواز: بالکل درست!") تو پھر ٹراٹسکی اور زینوویو کیوں پارٹی یونٹوں میں نہیں جاتے اور اپنے خیالات کی وضاحت نہیں کرتے؟

ایک خاص حقیقت۔ اس سال اگست میں، مرکزی کمیٹی اور مرکزی کنٹرول کمیشن کے اجلاس کے بعد، ٹراٹسکی اور زینوویو نے ایک اعلامیہ بھیجا کہ وہ ماسکو ایکٹو کے ایک اجلاس میں بولنا چاہتے ہیں اگر مرکزی کمیٹی کو کوئی اعتراض نہ ہو۔ اس پر مرکزی کمیٹی نے جواب دیا (اور یہ جواب مقامی تنظیموں کو جاری کیا گیا تھا) کہ اسے اس اجلاس میں ٹراٹسکی اور زینوویو کی تقریر پر کوئی اعتراض نہیں تاہم چونکہ وہ مرکزی کمیٹی کے رکن ہیں لہذا وہ مرکزی کمیٹی کے فیصلوں کے خلاف بات نہ کریں۔ کیا نتیجہ نکلا؟ انہوں نے اپنی درخواست واپس لے لی۔ (عمومی قہقہہ)۔

ہاں کامریڈ ہم میں سے کوئی سچ سے یقیناً ڈرتا ہے لیکن وہ مرکزی کمیٹی نہیں اور پارٹی تو بالکل بھی نہیں؛ وہ حزبِ اختلاف کے رہنما ہیں۔

ان حالات میں، مرکزی کمیٹی نے اپوزیشن کا "پلیٹ فارم" کیوں شائع نہیں کیا؟

اول تو اس لئے کہ مرکزی کمیٹی نہ ہی ایسا چاہتی تھی اور نہ ہی اسے اس کا کوئی حق تھا کہ ٹراٹسکی کے فرقے کو یا کسی اور فرقے کو قانونی حیثیت دی جائے۔ دسویں کانگریس میں اپنی قرارداد "اتحاد کے معاملے پر" میں لینن نے کہا تھا کہ کسی "پلیٹ فارم" کی موجودگی دھڑے بندی کی اہم نشانیوں میں سے ہے۔ اس کے باوجود حزبِ اختلاف نے "پلیٹ فارم" تشکیل دیا اور مطالبہ کیا کہ اسے شائع کیا جائے اور اس طرح دسویں کانگریس کے فیصلے کی خلاف ورزی کی۔ فرض کریں کہ مرکزی

کمیٹی حزبِ اختلاف کے "پلیٹ فارم" کو شائع کر دیتی، تو اس کا مطلب کیا ہوتا؟ اس کا مطلب ہوتا کہ مرکزی کمیٹی دسویں کانگریس کے فیصلے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے حزبِ اختلاف کی دھڑے بندی کی کوششوں میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتی ہے۔ کیا مرکزی کمیٹی اور مرکزی کنڑول کمیشن ایسا کرنے کے لئے راضی ہو سکتے تھے؟ ظاہر ہے کہ کوئی بھی مرکزی کمیٹی جو اپنا احترام کرتی ہو دھڑے بندی کے اقدامات نہیں کر سکتی تھی۔ (آوازیں: "بالکل درست!")۔

مزید یہ کہ دسویں کانگریس کی اسی قرارداد "اتحاد کے معاملے پر" میں جسے لینن نے لکھا تھا یہ بات کہی گئی تھی: "کانگریس حکم دیتی ہے کہ بلا استثناء وہ تمام گروہ جنہیں کسی ایک یا دوسرے پلیٹ فارم کی بنیاد پر بنایا گیا ہے انہیں فورا تحلیل کیا جائے،" کہ "کانگریس کے اس فیصلے پر علمدرآمد نہ ہونے کی صورت میں پارٹی سے مخصوص اور فوری اخراج عمل میں لایا جائے۔" حکم صاف اور واضح ہے۔ فرض کریں کہ مرکزی کمیٹی یا مرکزی کنڑول کمیشن حزبِ اختلاف کے "پلیٹ فارم" کو شائع کر دیتے تو کیا اس عمل کو کسی ایک یا دوسرے "پلیٹ فارم" کی بنیاد پر بننے والے گروہوں کی تحلیل کہا جا سکتا تھا؟ یقینا نہیں۔ اس کے برعکس، اس کا مطلب ہوتا کہ مرکزی کمیٹی اور مرکزی کنڑول کمیشن بذاتِ خود حزبِ اختلاف کے "پلیٹ فارم" کی بنیاد پر بننے والے فرقوں اور گروہوں کو تحلیل کرنے کے بجائے انہیں منظم ہونے میں مدد دینے کا ارادہ رکھتے تھے۔ کیا مرکزی کمیٹی اور مرکزی کنڑول کمیشن پارٹی میں دراڑ ڈالنے کے لئے ایسا قدم اٹھا سکتے تھے؟ ظاہر ہے وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے۔

آخر میں، حزبِ اختلاف کا "پلیٹ فارم" پارٹی کے خلاف بہتان تراشی پر مبنی ہے جس کو اگر شائع کیا جائے تو اس سے پارٹی اور ہماری ریاست کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔

حقیقت میں، حزبِ اختلاف کے "پلیٹ فارم" میں یہ کہا گیا ہے کہ ہماری پارٹی بیرونی تجارت کی اجارہ داری کو ختم کرنا اور تمام قرضوں کی ادائیگی کرنا چاہتی ہے اور اسی لئے جنگی قرضوں کی ادائیگی بھی۔ سب جانتے ہیں کہ یہ ہماری پارٹی کے خلاف، ہمارے مزدور طبقے کے خلاف اور ہماری ریاست کے خلاف ایک گھٹیا بہتان ہے۔ فرض کریں کہ ہم پارٹی اور ریاست کے خلاف اس بہتان پر مبنی "پلیٹ فارم" شائع کر دیتے تو کیا ہوتا؟ واحد نتیجہ یہ نکلتا کہ بین الاقوامی سرمایہ دار ہم پر انتہائی دباؤ ڈالنا شروع کر دیتے اور ہم سے ایسی رعائتیں مانگتے جن پر ہم متفق نہ ہوتے (مثال کے طور پر، بیرونی تجارت پر اجارہ داری کا خاتمہ، جنگی قرضوں کی ادائیگی وغیرہ) اور ہمیں جنگ کی دھمکی دیتے۔

جب مرکزی کمیٹی کے اراکین جیسے ٹراٹسکی اور زینوویو ہماری پارٹی کے بارے میں تمام ملکوں کے سامراجیوں کو جھوٹی رپورٹیں فراہم کرتے ہیں انہیں یہ یقین دلاتے ہوئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ رعایتیں دینے کے لئے تیار ہیں جن میں بیرونی تجارت پر اجارہ داری کا خاتمہ وغیرہ شامل ہیں، تو اس کا صرف ایک ہی مطلب ہو سکتا ہے: حضور سرمایہ دار، بالشویک پارٹی پر اور زور سے دباؤ ڈالو، انہیں جنگ کرنے کی دھمکی دو؛ بالشویک تمام رعایتیں دینے پر راضی ہو جائیں گے اگر تم ان پر کافی دباؤ ڈالو۔

ٹراٹسکی اور زینوویو کی جانب سے ہماری پارٹی کے بارے میں سامراجی حضرات کو جھوٹی رپورٹیں دینا تاکہ خارجہ پالیسی کے میدان میں ہماری مشکلات کو مزید بڑھایا جائے، یہی اپوزیشن کے "پلیٹ فارم" کے مقصد کا لب لباب ہے۔

اس سے کس کو نقصان ہے؟ ظاہر ہے اس سے سوویت یونین کے پرولتاریہ کو، سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کو، ہماری پوری ریاست کو نقصان ہے۔

اس سے کس کو فائدہ ہے؟اس سے تمام دنیا کے سامراجیوں کو فائدہ ہے۔

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں: کیا مرکزی کمیٹی اس گندگی کو ہماری پریس میں شائع کرنے پر راضی ہو سکتی تھی؟ ظاہر ہے نہیں ہو سکتی تھی۔

یہ وہ معاملات تھے جنہوں نے مرکزی کمیٹی کو مجبور کیا کہ وہ حزبِ اختلاف کے "پلیٹ فارم" کو شائع کرنے سے انکار کر دے۔

3: عمومی بحث اور اختلاف رائے کے حوالے سے لینن

اگلا سوال۔ زینوویو نے بہت زور لگا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ لینن ہمیشہ اور ہر وقت بحث مباحثے کے حق میں تھے۔ اس نے بہت سے پلیٹ فارموں کے مباحثوں کا حوالہ دیا ہے جو دسویں کانگریس سے پہلے اور کانگریس میں ہوئے، لیکن وہ یہ زکر کرنا "بھول" گیا کہ لینن نے دسویں کانگریس سے پہلے ہونے والے مباحثے کو ایک غلطی قرار دیا تھا۔ وہ یہ کہنا "بھول" گیا کہ دسویں کانگریس کی قرارداد "پارٹی کے اتحاد پر"، جسے لینن نے لکھا تھا اور جو ہماری پارٹی کی ترقی کے لئے ایک ہدایت نامہ تھا، اس میں "پلیٹ فارموں" کے بحث مباحثوں کی ہدایت کے بجائے ان تمام گروہوں کے خاتمے کی ہدایت کی گئی تھی جو کسی ایک یا دوسرے "پلیٹ فارم" کی بنیاد پر بنے تھے۔ وہ "بھول" گیا کہ دسویں کانگریس میں لینن نے مستقبل میں پارٹی میں موجود تمام مخالفوں پر "پابندی" کے حق میں بات کی تھی۔ وہ یہ کہنا "بھول" گیا کہ لینن نے ہماری پارٹی کے ایک "بحث مباحثہ کرنے والی سوسائٹی" میں تبدیل ہو جانے کے عمل کو قطعیت کے ساتھ ناقابل اجازت قرار دیا تھا۔

مثال کے طور پر دسویں کانگریس سے قبل ہونے والے مباحثے کے بارے میں لینن کا جائزہ یہ ہے:

"میں نے آج دیگر موقعوں پر بھی اس بارے میں بات کی ہے اور یقیناً میں صرف محتاط انداز سے یہ مشاہدہ ہی کر سکا کہ آپ میں سے مشکل سے کچھ لوگ ہی ہوں گے جو اس مباحثے کو انتہائی عیاشی قرار نہ دیں۔ میں یہ کہنے سے احتراز نہیں کر سکتا کہ اپنے حوالے سے بات کرتے ہوئے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ عیاشی بالکل بھی قابل اجازت نہیں تھی اور اس طرح کے مباحثے کی اجازت دے کر ہم نے بے شک غلطی کی۔" (دیکھئے دسویں پارٹی کانگریس کے منٹس، صفحہ 16)۔

اور یہ ہے وہ بات جو لینن نے دسویں کانگریس میں دسویں کانگریس کے بعد کسی بھی ممکنہ اپوزیشن کے بارے میں کہی:

"پارٹی کا استحکام، پارٹی میں اختلاف کی ممانعت۔۔۔۔ یہ ہے وہ سیاسی نتیجہ جسے موجود صورتحال سے اخذ کرنا چاہیے۔۔۔۔" "اب ہمیں حزبِ اختلاف کی ضرورت نہیں، کامریڈز۔ اور میرا خیال ہے کہ پارٹی کانگریس کو یہ نتیجہ اخذ کرنا ہوگا، یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ اب ہمیں لازماً حزبِ اختلاف کا خاتمہ کر دینا چاہیے، اس کو ختم کریں، ہم نے کافی مخالفتیں برداشت کر لی ہیں!" (ایضاً، صفحات 61 اور 63۔)

اس طرح لینن نے اختلاف اور مباحثے کے عمومی سوال کو طے کیا۔

4: حزب، اختلاف اور "تیسری قوت"

اگلا سوال۔ کامریڈ مینزنسکی کے اس بیان کی کیا ضرورت تھی جس کے مطابق سفید گارڈز کے ساتھ ٹراٹسکائیٹوں کی غیر قانونی، پارٹی مخالف پرنٹنگ پریس کے کچھ "مزدوروں" کا تعلق ہے؟

اول تو اس لئے تاکہ پارٹی کے بارے میں اس بہتان اور جھوٹ کو زائل کیا جائے جسے حزبِ اختلاف اس سوال کے حوالے سے اپنے پارٹی مخالف لٹریچر کے ذریعے پھیلا رہی ہے۔ حزبِ اختلاف ہر کسی

کو یہ یقین دلاتی ہے کہ سفید گارڈز کے بارے میں رپورٹیں جو کسی ایک یا دوسرے ذریعے سے حزبِ اختلاف کے اتحادیوں کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں جیسے کہ شربا کوو، چیور سکوئے اور دیگر وغیرہ وہ سب افسانے ہیں، جنہیں اس لئے تخلیق کیا گیا ہے اور پھیلایا جا رہا ہے کہ حزبِ اختلاف کو بدنام کیا جائے۔ کامریڈ مینزنسکی کا بیان اور اس کے ساتھ گرفتار لوگوں کی شہادت اس بارے میں کوئی شبہ نہیں چھوڑتے کہ ٹراٹسکائیٹوں کی غیر قانونی، پارٹی مخالف پرنٹنگ پریس کے "مزدوروں" کا ایک حصہ بلاشک وشبہ سفید گارڈز کے ردانقلابی عناصر سے جڑا ہوا ہے۔ حزبِ اختلاف کو ان حقائق اور دستاویزات کو جھٹلانے دیں۔

دوئم اس لئے کہ برلن میں مازلووکے اخبار "کمیونزم کا پرچم" کے وہ جھوٹ طشت از بام کئے جائیں جنہیں وہ اس وقت پھیلا رہا ہے۔ ہمیں ابھی اس غلیظ ٹکڑے کا آخری شمارہ ملا ہے جسے اس غدار ماسلوو نے شائع کیا ہے جو سوویت یونین پر بہتان تراشی کے خبط میں مبتلا ہے اور سوویت یونین کے ریاستی رازوں کو سرمایہ داروں تک پہنچا رہا ہے۔ پریس کا یہ اخبار عوامی معلومات کے لئے گرفتار سفید گارڈز اور پارٹی مخالف پرنٹنگ پریس میں ان کے اتحادیوں کی شہادتوں کو توڑ مروڑ کر شائع کر رہا ہے۔ (آوازیں: "بدنام کرنے کی حرکت!"۔) ماسلوو کو یہ معلومات کہاں سے ملیں؟ یہ معلومات خفیہ ہیں کیونکہ سفید گارڈز کے غول کے تمام اراکین کو جو پلسدسکی کی سازش کی طرز پر سازش منظم کرنے کے کام میں شامل ہیں اب تک تلاش اور گرفتار نہیں کیا جا سکا۔ یہ معلومات مرکزی کنٹرول کمیشن میں ٹراٹسکی، زینوویو، اسمگلا اور حزبِ مخالف کے دوسرے ممبروں کے علم میں لائی گئی تھیں۔ انہیں ان شہادتوں کی نقل تیار کرنے سے فی الوقت روک دیا گیا تھا۔ لیکن جیسا کہ ثابت ہے، انہوں نے نقلیں تیار کیں اور جلدی سے انہیں ماسلوو کو بھیج دیا۔ لیکن ماسلوو کو یہ معلومات چھاپنے کے لئے بھیجنے کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مقصد ان سفید

گارڈز کو ہوشیار کرنا ہے جن کا سراغ نہیں لگا اور گرفتار نہیں ہو سکے اور انہیں خبردار کرنا ہے کہ بالشویک انہیں گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

کیا یہ مناسب ہے، کیا کمیونسٹوں کو ایسا کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے؟ یقیناً نہیں۔

ماسلووکے اخبار میں ایک چبھتی ہوئی سرخی ہے: "اسٹالن سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کو تقسیم کر رہا ہے۔ سفید گارڈز کی ایک سازش۔ سوویت یونین سے آیا ایک خط۔" (آوازیں: "بدمعاش!")۔ کیا ہم اس سب کے بعد، ماسلوو کی جانب سے ٹراٹسکی اور زینوویو کی مدد سے زیر حراست لوگوں کی شہادتوں کو توڑ مروڑ کر عوامی معلومات کے لئے چھاپنے کے بعد، اس سب کے بعد، کیا ہم مرکزی کمیٹی اور مرکزی کنٹرول کمیشن کے اجلاس میں رپورٹ کرنے اور جھوٹے قصوں کا حقائق اور اصل شہادتوں سے موازنے کرنے سے باز رہ سکتے تھے؟

یہی وجہ ہے کہ مرکزی کمیٹی اور مرکزی کنٹرول کمیشن نے اس بات کو ضروری سمجھا کہ کامریڈ مینزنسکی سے حقائق بیان کرنے کو کہا جائے۔

ان شہادتوں سے، کامریڈ مینزنسکی کے بیانات سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟ کیا ہم نے کبھی حزبِ مخالف پر الزام لگایا ہے یا کیا ہم اب اس پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ حزبِ اختلاف فوجی سازش کو منظم کر رہی ہے؟ یقیناً نہیں۔ کیا ہم نے کبھی یہ الزام لگایا ہے یا اب لگا رہے ہیں کہ حزبِ اختلاف اس سازش میں حصہ لے رہی ہے؟ یقیناً نہیں۔ (مورالوو: تم نے پچھلے اجلاس میں یہ الزام لگایا تھا۔") یہ سچ نہیں، مورالوو۔ ہمارے پاس مرکزی کمیٹی اور مرکزی کنٹرول کمیشن کے غیر قانونی، پارٹی مخالف پرنٹنگ پریس اور پرنٹنگ پریس سے جڑے ہوئے غیر پارٹی دانشوروں کے بارے میں دو فیصلے موجود ہیں۔ ان دستاویزات میں آپ کو کوئی ایک جملہ، ایک لفظ بھی نہیں ملے گا یہ دکھانے کے لئے کہ ہم

حزبِ مخالف پر فوجی سازش میں شامل ہونے کا الزام لگا رہے ہیں۔ ان دستاویزوں میں مرکزی کمیٹی اور مرکزی کنٹرول کمیشن نہ صرف یہ کہا ہے کہ جب حزبِ اختلاف اپنی غیر قانونی پرنٹنگ پریس کا انتظام کر رہی تھی تو یہ سرمایہ دار دانشوروں سے رابطے میں آئی اور یہ کہ ان میں سے کچھ دانشوروں کو ان سفید گارڈز سے رابطے میں پایا گیا جو فوجی سازش کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ میں چاہوں گا کہ مورالوو ان دستاویزوں میں متعلقہ اقتباس پیش کرے جنہیں مرکزی کمیٹی کے پولٹ بیورو نے اور مرکزی کنٹرول کمیشن کے پریزیڈیم نے اس سوال کے حوالے سے شائع کیا ہے۔ مورالوو ایسے کسی اقتباس کو پیش نہیں کر سکتا کیوں کہ ایسا کوئی اقتباس موجود ہی نہیں ہے۔

اگر یہ معاملہ ہے تو وہ کونسے الزامات ہیں جو ہم نے حزبِ اختلاف پر لگائے ہیں یا لگا رہے ہیں؟

اول یہ کہ حزبِ اختلاف نے اپنی دھڑے بندی کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے پارٹی مخالف، غیر قانونی پرنٹنگ پریس کا انتظام کیا۔

دوئم یہ کہ حزبِ اختلاف اس پرنٹنگ پریس کا انتظام کرنے کے مقصد سے سرمایہ دار دانشوروں کے ساتھ اتحاد میں آئی جن کے ایک حصے کا تعلق براہ راست رد انقلابی سازشیوں سے نکلا۔

سوئم یہ کہ سرمایہ دار دانشوروں کی خدمات حاصل کرتے ہوئے اور ان کے ساتھ مل کر پارٹی کے خلاف سازش کرتے ہوئے، حزبِ اختلاف نے اپنی مرضی اور ارادے یا خواہش سے آزاد خود کو نام نہاد "تیسری قوت" کے حلقہ اثر میں محصور پایا۔

حزبِ مخالف نے ثابت کیا کہ اسے سرمایہ دار دانشوروں پر اپنی پارٹی سے زیادہ اعتماد ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ "تمام زیر حراست لوگوں" کو رہا کرنے کا مطالبہ نہ کرتی جو غیر قانونی پرنٹنگ پریس سے جڑے ہوئے تھے بشمول شر باکوو، چیور سکوئے، بالشاکووو غیرہ اور دوسرے جو انقلاب مخالف

عناصر کے ساتھ رابطے میں پائے گئے۔

حزبِ اختلاف کو ایک پارٹی مخالف، غیر قانونی پرنٹنگ پریس چاہیے تھی؛ اس مقصد کے لئے اس نے سرمایہ دار دانشوروں کی مدد لینے سے رجوع کیا، لیکن ان میں سے کچھ دانشوروں کو سیدھا سیدھا انقلاب مخالفوں کے ساتھ رابطے میں پایا گیا—یہ ہے وہ زنجیر جو نتیجے کے طور پر ظاہر ہوئی، کامریڈز۔ حزبِ اختلاف نے اپنے ارادے اور خواہش سے ماورا، اپنے ارد گرد سوویت-مخالف عناصر کو جمع کر لیا اور اپنی فرقہ پرستانہ سرگرمیوں کو ان کے اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کی۔

چنانچہ لینن نے جو پیشگوئی اتنا پہلے کی تھی جتنی کہ دسویں کانگریس (دیکھئے دسویں پارٹی کی قرارداد "پارٹی اتحاد کے معاملے پر") جہاں انہوں نے کہا تھا کہ "تیسری قوت"، جو کہ سرمایہ دار ہیں، وہ یقیناً ہماری پارٹی کے اندر موجود تنازعات کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے تاکہ حزبِ اختلاف کی سرگرمیوں کو اپنے طبقاتی مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کر سکیں، سچ ثابت ہوئی ہے۔

یہ کہا جاتا ہے کہ انقلاب مخالف عناصر کبھی کبھی ہماری سوویت تنظیموں میں سرایت کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں، مثلاً پارٹ محازوں پر حزبِ اختلاف سے کوئی رابطہ رکھے بنا۔ یہ بات سچ ہے۔ تاہم ان معاملات میں، سوویت حکام ان کو گرفتار کر کے گولی مار دیتے ہیں۔ لیکن حزبِ اختلاف نے کیا کیا؟ اس نے ان سرمایہ دار دانشوروں کی رہائی کا مطالبہ کیا جنہیں غیر قانونی پرنٹنگ پریس سے تعلق رکھنے کی بنا پر گرفتار کیا گیا تھا اور جنہیں انقلاب مخالف عناصر کے ساتھ رابطے میں پایا گیا تھا۔ یہی مشکل ہے، کامریڈز۔ یہی وہ چیز ہے جس کی جانب حزبِ اختلاف کی سرگرمیاں لے جاتی ہیں۔ ان تمام خطرات کے بارے میں سوچنے کے بجائے، اپنے سامنے موجود گڑھے کے بارے میں سوچنے کے بجائے، ہماری حزبِ اختلاف پارٹی پر بہتانوں کے انبار لگاتی ہے اور اپنی پوری طاقت سے

کوشش کرتی ہے کہ ہماری پارٹی کو منتشر کیا جاسکے، تقسیم کیا جاسکے۔

ورانگل (سفید فوج کا جرنیل) کے ایک سابقہ آفیسر کے بارے میں بات کی جاتی ہے جو انقلاب مخالف تنظیموں کو بے نقاب کرنے کے لئے او۔جی۔پی۔یو۔ (محکمہِ پولیس) کی مدد کر رہا ہے۔ حزبِ مخالف اس حقیقت پر بہت شور مچاتی ہے کہ ورانگل کے ایک سابق افسر نے جس سے حزبِ اختلاف کے سب اتحادیوں نے مدد حاصل کرنے کے لئے ان سب شرباکووں، چیورسکوئیوں، نے کوشش کی، وہ او۔جی۔پی۔یو کا ایجنٹ ثابت ہوا۔ لیکن کیا اس بات میں کوئی خرابی کی بات ہے کہ ورانگل کا یہ سابق افسر انقلاب مخالف سازشوں کو بے نقاب کرنے میں سوویت حکام کی مدد کر رہا ہے؟ کون سوویت حکام کے اس حق سے انکار کر سکتا ہے کہ سابقہ افسروں کو اپنی جانب جیتا جائے تاکہ ان کو انقلاب مخالف تنظیموں کو بے نقاب کرنے کے مقصد سے کام میں لایا جاسکے۔

شرباکو اور چیورسکوئے نے ورانگل کے سابق افسر سے رابطہ اس لئے نہیں کیا کیونکہ وہ او۔جی۔پی۔یو کا ایجنٹ تھا بلکہ اس لئے کیا کیوں کہ ورانگل کا ایک سابق افسر تھا اور انہوں نے اس لئے ایسا کیا تاکہ وہ اسے پارٹی اور سوویت حکومت کے خلاف کام میں لا سکیں۔ یہی اصل نکتہ ہے اور یہی حزبِ اختلاف کی بد قسمتی ہے۔ اور جب ان سراغوں کا پیچھا کرتے ہوئے او۔جی۔پی۔یو بالکل غیر متوقع طور پر ٹراٹسکائیٹوں کی غیر قانونی، پارٹی مخالف پرنٹنگ پریس تک پہنچی تو اسے پتہ چلا کہ حزبِ اختلاف کے ساتھ اتحاد قائم کرنے کے دوران، شرباکوو، چیورسکوئے اور بالشاکوو جیسے حضرات پہلے سے ہی انقلاب مخالفوں کے ساتھ اتحاد قائم کئے ہوئے تھے جیسے کہ سابقہ کولچاک افسران کوستروو اور نوویکوو، جن کی کامریڈ مینزنسکی نے آج آپ کو رپورٹ دی۔

یہی اصل نکتہ ہے کامریڈز، اور ہماری حزبِ اختلاف کی یہی پریشانی ہے۔

حزبِ اختلاف کی فرقہ پرور سرگرمیاں اسے سرمایہ دار دانشوروں سے جڑ جانے کی جانب لے گئیں اور سرمایہ دار دانشوروں کے ساتھ جوڑ ہر قسم کے انقلاب مخالف عناصر کے لئے اسے اپنے حلقے میں لینے کو آسان بناتا ہے—یہی کڑوی سچائی ہے۔

5: حزبِ اختلاف کس طرح کانگریس کی "تیاری" کر رہی ہے

اگلا سوال: کانگریس کی تیاریوں کے بارے میں۔ زینوویو اور ٹراٹسکی نے بہت شد و مد سے کہا ہے کہ ہم جبر و استبداد کے ذریعے کانگریس کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ انہیں "جبر و استبداد" کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ لیکن کانگریس سے ایک مہینے پہلے بحث مباحثے کے آغاز کے لئے مرکزی کمیٹی اور مرکزی کنڑول کمیشن کے اجلاس کے فیصلے کے بارے میں کیا کہا جائے—کیا یہ آپ کے خیال میں کانگریس کی تیاری سے تعلق رکھتا ہے یا نہیں؟ اور پارٹی یونٹوں اور پارٹی تنظیموں میں تین یا چار مہینے پہلے سے جاری مسلسل بحث مباحثے کے بارے میں کیا کہا جائے؟ اور اجلاس کی لفظ بہ لفظ رپورٹوں اور فیصلوں پر پچھلے چھ مہینے سے، اور خصوصاً پچھلے چار یا تین مہینے سے داخلہ اور خارجہ پالیسی سے متعلق سوالوں پر جاری بحث مباحثے کے بارے میں کیا کہا جائے؟ اس سارے عمل کو پارٹی ممبرشپ کی سرگرمیوں کو ترغیب دے کر انہیں اپنی پالیسی کے تمام اہم سوالوں پر بحث مباحثے میں شامل کرنے، پارٹی ممبرشپ کو کانگریس کے لئے تیار کرنے کے سوا اور کیا نام دیا جا سکتا ہے؟

اگر اس تمام عمل میں پارٹی کی تنظیمیں حزبِ اختلاف کی حمایت نہیں کر تیں تو اس کا الزام کسے دیا جائے؟ ظاہر ہے، حزبِ اختلاف اس کی ملزم ہے کیونکہ اس کی لائن شدید دیوالیہ پن کی حامل ہے، اس کی پالیسی یہ ہے کہ پارٹی مخالف عناصر، بشمول ماسلوو اور سووارین جیسے غداروں کے ساتھ پارٹی اور کمنٹرن کے خلاف اتحاد قائم کیا جائے۔

یہ ثابت ہے کہ، زینوویو اور ٹراٹسکی یہ سمجھتے ہیں کہ کانگریس کی تیاری غیر قانونی، پارٹی مخالف پرنٹنگ پریس قائم کرکے، غیر قانونی اور پارٹی مخالف اجلاسوں کے ذریعے کی جائے، تمام دنیا کے سامراجیوں کو ہماری پارٹی کے بارے میں جھوٹی رپورٹیں فراہم کرکے اور ہماری پارٹی میں بد نظمی اور تقسیم پیدا کرکے کی جائے۔ آپ اتفاق کریں گے کہ یہ پارٹی کی کانگریس کی تیاریاں کیسی ہونی چاہییں، اس کے لئے ایک عجیب خیال ہے۔ اور جب پارٹی ثابت قدمی سے بد نظمی اور دھڑے بندی پھیلانے والوں کے خلاف اقدامات اٹھاتی ہے بشمول پارٹی سے ان کا اخراج کرنے کے تو حزبِ اختلاف جبر واستبداد کا واویلہ مچاتی ہے۔

جی ہاں، پارٹی بد نظمی پھیلانے والوں اور فرقہ بازوں کے خلاف جبر واستبداد سے رجوع کرتی ہے اور کرے گی کیونکہ کسی بھی صورت پارٹی کو تقسیم نہیں کیا جا سکتا، خواہ کانگریس سے پہلے یا کانگریس کے دوران۔ مجسم دھڑے بازوں کو، ہر قسم کے شرپاکووں کے اتحادیوں کو، پارٹی کو تباہ وبرباد کرنے کی اس لئے اجازت دینا کہ کانگریس میں صرف ایک مہینہ باقی ہے، خودکشی کے مترادف ہوگا۔

کامریڈ لینن چیزوں کو ایک مختلف انداز سے دیکھتے تھے۔ آپ جانتے ہیں کہ 1921 میں لینن نے یہ تجویز دی کہ شلیاپنیکوو کو مرکزی کمیٹی اور پارٹی سے خارج کیا جائے اس لئے نہیں کہ اس نے پارٹی مخالف پرنٹنگ پریس کا انتظام کیا، اس لئے نہیں کہ اس نے سرمایہ دار دانشوروں سے اتحاد کیا بلکہ محض اس لئے کہ ایک پارٹی یونٹ کی میٹنگ میں، شلیاپنیکوو نے سپریم کونسل آف نیشنل اکانومی کے فیصلوں پر تنقید کی جرات کی۔ اگر آپ لینن کے اس رویے کا تقابل اس سے کریں جو پارٹی اس وقت حزبِ مخالف کے ساتھ کر رہی ہے تو آپ یہ بات مانیں گے کہ ہم نے بد نظمی پھیلانے والوں اور دھڑے بازوں کو کتنی رعایت دی ہے۔

یقیناً آپ جانتے ہوں گے کہ 1917 میں، اکتوبر کی بغاوت سے بالکل پہلے، لینن نے کئی بار یہ تجویز دی کہ کامینیو اور زینوویو کو پارٹی سے خارج کیا جائے محض اس لئے کہ انہوں نے نیم سوشلسٹ، نیم سرمایہ دار اخبار "نووایا ژن" میں پارٹی کے غیر شائع شدہ فیصلوں پر تنقید کی تھی۔ لیکن اب مرکزی کمیٹی اور مرکزی کنٹرول کمیشن کے کتنے ہی خفیہ فیصلوں کو ہماری حزبِ اختلاف برلن میں ماسلوو کے کالموں میں، جو کہ ایک سرمایہ دار، سوویت مخالف اور رد انقلابی اخبار ہے، شائع کر رہی ہے! لیکن ہم پھر بھی یہ سب برداشت کرتے ہیں، نا ختم ہونے والی حد تک برداشت کرتے ہیں اور حزبِ اختلاف میں موجود دھڑے بازوں کو اپنی پارٹی کو برباد کرنے کا موقع دیتے ہیں۔ یہ ہے وہ ذلت آمیزی جس تک حزبِ اختلاف ہمیں کھینچ لائی ہے۔ لیکن ہم ہمیشہ اسے برداشت نہیں کر سکتے، کامریڈز۔ (آوازیں: "بالکل درست!" تالیاں۔)

یہ کہا جاتا ہے کہ بد نظمی پھیلانے والے جنہیں پارٹی سے نکال دیا گیا ہے اور جو سوویت مخالف سرگرمیاں کر رہے ہیں انہیں گرفتار کیا جا رہا ہے۔ جی ہاں، ہم انہیں گرفتار کرتے ہیں، اور ہم مستقبل میں بھی ایسا ہی کریں گے اگر وہ ہماری پارٹی اور سوویت حکومت کی بیخ کنی سے باز نہیں آئے۔ (آوازیں: "بالکل درست! بالکل درست!")۔

یہ کہا جاتا ہے کہ ہماری پارٹی کی تاریخ میں پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا۔ یہ سچ نہیں ہے۔ میاسنیکوو گروپ کے بارے میں کیا خیال ہے؟ "مزدوروں کی سچائی(Workers' Truth)" گروپ کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کون یہ بات نہیں جانتا کہ اس گروپ کے اراکین کو زینوویو، ٹراٹسکی اور کامینیو کی مکمل مرضی کے ساتھ گرفتار کیا گیا تھا؟ تین یا چار سال پہلے اس بات کی اجازت کیوں تھی کہ بد نظمی پھیلانے والوں کو جنہیں پارٹی سے خارج کر دیا گیا تھا انہیں گرفتار کیا جائے، لیکن اب یہ ممکن نہیں جب ٹراٹسکائیٹ حزبِ اختلاف کے کچھ سابقہ اراکین اس حد تک چلے گئے ہیں کہ

انہوں نے انقلاب مخالفوں سے رابطے جوڑ لئے ہیں؟

آپ نے کامریڈ مینژنسکی کا بیان سنا۔ اس بیان میں یہ کہا گیا کہ استیپانو ونامی ایک شخص (ایک فوجی) جو پارٹی کا ممبر اور حزبِ اختلاف کا حمایتی ہے، وہ رد انقلاب عناصر، نوویکوو، کوستروواور دوسروں کے ساتھ براہ راست رابطے میں ہے جسے استیپانو نے بھی خود اپنی گواہی میں مسترد نہیں کیا۔ آپ کیا چاہتے ہیں کہ ہم اس شخص کے ساتھ کیا کریں جو آج تک حزبِ اختلاف میں شامل ہے؟ اس کا بوسہ لیں یا اسے گرفتار کریں؟ کیا یہ حیرت انگیز بات ہے کہ او۔جی۔پی۔یو ایسے لوگوں کو گرفتار کرتا ہے؟ (حاضرین کی آوازیں: "بالکل درست! قطعی درست!" تالیاں۔)

لینن نے کہا تھا کہ اگر بد نظمی پھیلانے والوں اور دھڑے بندی کرنے والوں سے مہربانی سے پیش آیا گیا تو پارٹی مکمل طور پر برباد ہو جائے گی۔ یہ بالکل سچ ہے۔ اسی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ حزبِ اختلاف کے رہنمائوں سے مہربانی سے پیش آنا بند کیا جائے اور اس نتیجے پر پہنچا جائے کہ ٹراٹسکی اور زینوویو کو لازما پارٹی کی مرکزی کمیٹی سے خارج کیا جائے۔ (آوازیں: "بالکل درست!")۔ یہ ابتدائی نتیجہ ہے اور ابتدائی کم از کم اقدام ہے جسے ضرور اٹھایا جائے تاکہ پارٹی کو بد نظمی پھیلانے والوں کی دھڑے باز سر گرمیوں سے محفوظ کیا جا سکے۔

مرکزی کمیٹی اور مرکزی کنٹرول کمیشن کے پچھلے اجلاس میں، جو اس سال اگست میں ہوا، اجلاس کے کچھ اراکین نے مجھے ٹراٹسکی اور زینوویو کی جانب نرم دلی برتنے پر، ٹراٹسکی اور زینوویو کو مرکزی کمیٹی سے فوراً خارج کرنے کے خلاف تجویز دینے پر سرزنش کی۔ (حاضرین کی آوازیں: "بالکل درست، اور ہم اب بھی تمھیں سرزنش کرتے ہیں۔") شاید میں اس وقت بہت مہربان تھا اور تب میں نے یہ تجویز دے کر غلطی کی تھی کہ ٹراٹسکی اور زینوویو کی جنب نرم دلی کا رویہ اختیار کیا جائے۔ (آوازیں: "بالکل درست!" کامریڈ پیتروسکی: "بالکل درست۔ ہم ہمیشہ تمھیں اس

بوسیدہ "دھاگے کے ٹکڑے" کے لئے سرزنش کریں گے!") لیکن اب کامریڈز، تین مہینے جس چیز سے ہم گزرے ہیں، جب حزبِ اختلاف نے اپنے دھڑے کو تحلیل کرنے کے وعدے کی خلاف ورزی کردی ہے جسے اس نے اگست 8 کے اپنے "اعلان" میں کیا تھا، اوراس طرح پارٹی کوایک بار پھر دھوکہ دیا ہے، اس سب کے بعد، اب نرم دلی کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ سکتی۔ اب ہمیں ان کامریڈز کے ساتھ اگلی صف میں آنا چاہیے جو یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ٹراٹسکی اور زینوویو کو مرکزی کمیٹی سے خارج کیا جائے۔ (زبردست تالیاں۔ آوازیں: "بالکل درست! بالکل درست!"۔ حاضرین میں سے ایک آواز: "ٹراٹسکی کو پارٹی سے خارج کیا جائے۔") اس کا فیصلہ کانگریس کو کرنے دیجئے، کامریڈز۔

ٹراٹسکی اور زینوویو کو مرکزی کمیٹی سے خارج کرتے ہوئے ہمیں پندرہویں کانگریس کے غوروخوص کے لئے ان تمام دستاویزات کو پیش کرنا چاہیے جو حزبِ اختلاف کی دھڑے بند سرگرمیوں کے حوالے سے جمع کی گئی ہیں اور ان دستاویزات کی بنیاد پر کانگریس اس قابل ہو گی کہ کوئی مناسب فیصلہ کر سکے۔

6: لینن ازم سے ٹراٹسکی ازم تک

اگلا سوال۔ اپنی تقریر میں زینوویو نے پچھلے دو سال میں پارٹی لائن کی "غلطیوں" اور حزبِ مخالف کی لائن کی "درستگی" کے دلچسپ سوال کا بھی ذکر کیا۔ میں اختصار سے اس سوال کا جواب پچھلے دو سال میں حزبِ اختلاف کی لائن کے دیوالیہ پن اور پارٹی کی لائن کی درستگی کی صفائی میں دوں گا۔ لیکن مین آپ لوگوں کی بہت توجہ لے رہا ہوں، کامریڈز۔ (آوازیں: "براہ کرم جاری رکھیں!" چیئرمین: "کسی کو کوئی اعتراض؟" آوازیں: "براہ مہربانی جاری رکھیں!"۔)

حزبِ اختلاف کا بڑا گناہ کیا ہے جس سے اس کی پالیسی کا دیوالیہ پن طے ہوتا ہے؟ اس کا اہم گناہ یہ ہے کہ اس نے لینن ازم کو ٹراٹسکی ازم سے مزین کرنے کی اور لینن ازم کو ٹراٹسکی ازم سے بدلنے کی کوشش کی، کوشش کر رہی ہے اور کوشش کرتی رہے گی۔ ایک وقت تھا جب کامینیو اور زینوویو لینن ازم کا ٹراٹسکی ازم کے حملوں سے دفاع کرتے تھے۔ اس وقت ٹراٹسکی خود بھی اتنا دلیر نہیں تھا۔ ایک لائن وہ تھی۔ لیکن بعد میں زینوویو اور کامینیو نئی دشواریوں سے خوفزدہ ہو کر ٹراٹسکی کی جانب بھاگ کھڑے ہوئے، اس کے ساتھ مل کر اگست بلاک جیسی ادنی نوعیت کی چیز بنائی اور اس طرح ٹراٹسکی ازم کے قیدی بن گئے۔ یہ لینن کے اس گزشتہ بیان کی مزید تصدیق تھی کہ زینوویو اور کامینیو کی اکتوبر میں کی گئی غلطی "حادثہ" نہیں تھی۔ لینن ازم کے لئے لڑتے لڑتے، کامینیو اور زینوویو ٹراٹسکی ازم کی لائن کے لئے لڑنے کی جانب چلے گئے۔ یہ ایک بالکل مختلف لائن ہے۔ اور یہی اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ اب ٹراٹسکی دلیر کیوں ہو گیا ہے۔

ٹراٹسکی کی سربراہی میں موجودہ متحدہ بلاک کا اہم مقصد کیا ہے؟ یہ کہ آہستہ آہستہ پارٹی کو لیننی راستے سے ٹراٹسکی ازم کی راہ پر منتقل کر دیا جائے۔ یہی حزبِ اختلاف کا بڑا گناہ ہے۔ لیکن پارٹی ایک لیننی پارٹی رہنا چاہتی ہے۔ فطری طور پر، پارٹی نے حزبِ اختلاف کی جانب پیٹھ کر لی اور لینن ازم کے پرچم کو بلند سے بلند تر کرتی چلی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ کل کے پارٹی رہنما اب غدار بن چکے ہیں۔

حزبِ اختلاف سمجھتی ہے کہ اس کی شکست کی "وضاحت" شخصی عنصر کے ذریعے، اسٹالن کی بدتمیزی کے ذریعے، بخارین اور ریکوو کے ضدی پن وغیرہ وغیرہ سے کی جاسکتی ہے۔ یہ کافی گھٹیا وضاحت ہے! یہ جادو منتر ہے وضاحت نہیں۔ ٹراٹسکی 1904 سے لینن ازم کے خلاف لڑ رہا ہے۔ 1904 سے لے کر 1917 کے فروری انقلاب تک وہ منشویکوں کے ارد گرد گھومتا تھا اور ہر وقت لینن کی پارٹی کے خلاف شدت سے لڑتا تھا۔ اس عرصے کے دوران ٹراٹسکی کو لینن کی

پارٹی کے ہاتھوں کئی شکستیں سہنا پڑیں۔ کیوں؟ شاید اس کا الزام اسٹالن کی بد تمیزی کو دیا جائے؟ لیکن اس وقت تک تو اسٹالن مرکزی کمیٹی کا سیکریٹری نہیں تھا؛ وہ ملک سے باہر نہیں بلکہ روس میں تھا اور زار شاہی کے خلاف خفیہ لڑائی لڑ رہا تھا، جبکہ ٹراٹسکی اور لینن کے درمیان جدوجہد ملک سے باہر ہوئی۔ تو اسٹالن کی بد تمیزی کا اس سے کیا لینا دینا ہے؟

اکتوبر انقلاب سے 1922 تک کے عرصے کے دوران، ٹراٹسکی جو پہلے ہی بالشویک پارٹی کا رکن بن چکا تھا، لینن اور اس کی پارٹی کے خلاف دو "بڑی" کہانیاں گھڑنے میں کامیاب ہوا: 1918 میں — بریست امن معاہدے کے سوال پر؛ اور پھر 1921 میں -ٹریڈ یونین کے سوال پر۔ ان دونوں کہانیوں کا انجام ٹراٹسکی کی شکست کی صورت میں ہوا۔ کیوں؟ شاید اسٹالن کی بد تمیزی اس کی ذمہ دار تھی؟ لیکن اس وقت تک اسٹالن مرکزی کمیٹی کا سیکریٹری نہیں بنا تھا۔ اس وقت سیکریٹری سطح کے عہدے بدنام ٹراٹسکائیٹوں کے پاس تھے۔ تو پھر اسٹالن کی بد تمیزی کا اس سے کیا تعلق ہے؟

بعد میں، ٹراٹسکی نے پارٹی کے خلاف بہت سی کہانیاں تراشیں (1923 میں، 1924 میں، 1926 میں اور 1927 میں) اور ہر کہانی کا انجام ٹراٹسکی کے لئے ایک تازہ شکست کی صورت میں ہوا۔

کیا اس سب سے یہ ظاہر نہیں ہے کہ لیننی پارٹی کے خلاف ٹراٹسکی کی لڑائی کی گہری، دوررس تاریخی جڑیں ہیں؟ کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اس وقت پارٹی ٹراٹسکی ازم کے خلاف جو جدوجہد کر رہی ہے وہ پارٹی کی اسی جدوجہد کا تسلسل ہے جو لینن کی سربراہی میں 1904 سے آگے تک ہوتی رہی۔

کیا اس سب سے یہ ظاہر نہیں ہے کہ ٹراٹسکی پرستوں کی لینن ازم کو ٹراٹسکی ازم سے بدل دینے کی کوششیں حزبِ اختلاف کی تمام پالیسی کے دیوالیہ پن اور ناکامی کی اصل وجہ ہے؟

ہماری پارٹی انقلابی لڑائی کے طوفان میں پیدا ہوئی اور پلی بڑھی۔ یہ ایسی پارٹی نہیں جو پر امن ترقی کے دور میں جوان ہوئی۔ اسی وجہ سے یہ انقلابی روایات سے مالا مال ہے اور اپنے رہنمائوں کو طلسماتی چیزیں بنا کر ان کی پرستش نہیں کرتی۔ ایک زمانے میں پلیخانوف پارٹی میں سب سے مشہور شخص تھا۔ اس سے بھی بڑھ کر وہ پارٹی کا بانی تھا اور اس کی شہرت ٹراٹسکی اور زینوویو سے ناقابل تقابل حد سے زیادہ تھی۔ تاہم اس کے باوجود جونہی پلیخانوف نے مارکسزم سے انحراف کیا اور موقع پرستی کا مرتکب ہوا پارٹی اس سے علیحدہ ہو گئی۔ تو کیا یہ کوئی تعجب کی بات ہے کہ وہ لوگ جو اس قدر "عظیم" نہیں ہیں، ٹراٹسکی اور زینوویو جیسے لوگ، وہ خود کو پارٹی کے آخری سرے پر پاتے ہیں جونہی وہ لینن ازم سے انحراف کرتے ہیں؟

لیکن حزبِ اختلاف کی موقع پرست زوال پذیری کی سب سے واضح علامت، حزبِ اختلاف کے دیوالیہ پن اور تنزل کی سب سے بڑی نشانی، سوویت یونین کی مرکزی ایگزیکیٹو کمیٹی کے منشور کے خلاف اس کا ووٹ تھا۔ حزبِ اختلاف مزدوروں کے یومیہ کام کے اوقات کو 7 گھنٹے کرنے کے خلاف ہے! حزبِ اختلاف سوویت یونین کی مرکزی ایگزیکیٹو کمیٹی کے منشور کے خلاف ہے! سوویت یونین کا تمام محنت کش طبقہ، تمام ملکوں میں پرولتاریہ کے اعلیٰ حصے نے، بڑے جوش و خروش سے اس منشور کو خوش آمدید کہا، یک زبان ہو کر مزدوروں کے یومیہ اوقات کار کو 7 گھنٹے کرنے کے خیال کی پذیرائی کی — لیکن حزبِ اختلاف اس منشور کے خلاف ووٹ دیتی ہے اور اپنی آواز کو سرمایہ داروں اور منشویک "نقادوں" کا ہمنوا بناتی ہے، یہ ورواٹس (Vorwarts) (سوشل ڈیموکریٹوں کا ایک اخبار) کے عملے کے بہتانوں کے ساتھ اپنی آواز شامل کرتی ہے۔

مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ حزبِ اختلاف اس ذلت آمیز سطح تک گر سکتی ہے۔

7: پچھلے چند سال کے دوران پارٹی کی پالیسی کے کچھ سب سے اہم نتائج

اب پچھلے دو سال میں پارٹی کی لائن کے سوال کی جانب آتے ہیں؛ آیئے اس کا جائزہ لیں اور اندازہ لگائیں۔

زینوویو اور ٹراٹسکی نے کہا کہ ہماری پارٹی کی پالیسی خراب ثابت ہوئی۔ آیئے حقائق کا جائزہ لیں۔ ہم اپنی پالیسی کے چار اہم ترین سوالوں کو لیتے ہیں اور اپنی پارٹی لائن کا پچھلے دو سال کے دوران ان سوالوں کے مطابق جائزہ لیتے ہیں۔ میرے ذہن میں ایسے فیصلہ کن سوال ہیں جیسے کہ کسانوں کی حالت، صنعت اور اس کی دوبارہ تیاری، امن کا معاملہ اور آخر میں دنیا بھر میں کمیونسٹ عناصر کی ترقی کا معاملہ۔

کسانوں کا سوال۔ دو یا تین سال پہلے ہمارے ملک کے حالات کیا تھے؟ آپ جانتے ہیں کہ ملک کے دیہی علاقوں میں صورتحال نہایت سنجیدہ تھی۔ ہماری وولوسٹ ایکزیکیٹو کمیٹی کے چیئرمین، اور دیہی علاقوں میں موجود افسران عمومی طور پر، ہمیشہ تسلیم نہیں کئے جاتے تھے اور اکثر دہشت گردی کا نشانہ بنتے تھے۔ گاؤں کے نامہ نگاروں کو بندوقوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ ادھر ادھر، خصوصاً سرحدی علاقوں میں ڈاکوؤں کی سرگرمیاں ہوتی تھیں؛ اور جارجیا جیسے ملک میں بغاوتیں تک ہوئیں۔ فطری طور پر، ایسی صورتحال میں کولاک (امیر کسان) نے طاقت حاصل کی، درمیانی سطح کے کسان ان کے گرد جمع ہو گئے اور غریب کسان غیر منظم و منتشر ہو گئے۔ ملک میں صورتحال اس وجہ سے مزید بگڑ گئی کہ دیہاتی علاقوں میں پیداواری قوتوں نے بہت سست روی سے ترقی کی، قابلِ کاشت زمین کا ایک حصہ بے کاشت تھا اور فصل کا رقبہ جنگ سے پہلے کے زمانے کے رقبے

کے 70 سے 75 فیصد حصے کے برابر تھا۔ یہ سب پارٹی کی چودھویں کانفرنس سے پہلے کی صورتحال تھی۔

چودھویں کانفرنس میں پارٹی نے بہت سے اقدامات اٹھائے جیسے کہ درمیانے کسانوں کو مختلف رعایتیں دینا جن کا مقصد کسان معیشت کی ترقی کو تیزی دینا تھا، زرعی اجناس—غذا اور خام مال کی پیداوار میں اضافہ کرنا، درمیانے کسانوں کے ساتھ مستحکم اتحاد قائم کرنا اور کولاکوں کی علیحدگی کے عمل کو تیز کرنا تھا۔ ہماری پارٹی کی چودھویں کانگریس میں زینوویو اور کامینیو کی سربراہی میں حزبِ اختلاف نے پارٹی کی اس پالیسی میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی اور اس پالیسی کے بجائے تجویز دی کہ کولاک مخالف پالیسی کو اختیار کیا جائے جس کا لب لباب یہ تھا کہ غریب کسانوں کی کمیٹیوں کے قیام کی پالیسی کو پھر سے بحال کیا جائے۔ اپنے جوہر میں، یہ دیہی علاقوں میں پھر سے خانہ جنگی کی طرف لوٹنے کی پالیسی تھی۔ پارٹی نے حزبِ اختلاف کے اس حملے کو پسپا کر دیا؛ اس نے چودھویں پارٹی کانفرنس کے فیصلوں کی توثیق کی، دیہی علاقوں میں سوویتوں کو تقویت دینے اور صنعتکاری کے نعرے کو سوشلسٹ تعمیر کے مرکزی نعرے کے طور پر آگے بڑھانے کی پالیسی کو منظور کیا۔ پارٹی نے استقامت کے ساتھ درمیانے کسانوں کے ساتھ مستحکم اتحاد اور کولاکوں کو دیوار سے لگانے کی پالیسی پر عمل کیا۔

اس سے پارٹی کو کیا حاصل ہوا؟

اس نے جو حاصل کیا وہ یہ تھا کہ دیہی علاقوں میں امن قائم ہوا، کسانوں کے مرکزی حصے کے ساتھ تعلقات بہتر ہوئے، غریب کسانوں کو خود مختار سیاسی قوت کے طور پر منظم کرنے کے حالات پیدا ہوئے، کولاک مزید علیحدگی کا شکار ہوئے اور ریاستی اور کوآپریٹو گروہوں نے بتدریج اپنی

سر گرمیوں کو دسیوں لاکھوں کسانوں کے انفرادی کھیتوں تک بڑھادیا۔

دیہی علاقوں میں امن کا کیا مطلب ہے؟ یہ سوشلزم کی تعمیر کی بنیادی شرائط میں سے ایک ہے۔ اگرہمارا سامنا ڈاکہ زنی اور کسانوں کی بغاوتوں سے ہوگا تو ہم سوشلزم کو تعمیر نہیں کر سکتے۔ کاشتکاری کے علاقے کو اب جنگ سے پہلے کے طول و عرض (95 فیصد) تک بڑھایا جا چکا ہے، دیہی علاقوں میں امن ہے، درمیانے کسانوں کے ساتھ اتحاد، کم و بیش منظم غریب کسانوں نے دیہی سوویتوں کو مضبوط کیا اور دیہی علاقوں میں پرولتاریہ اور اس کی پارٹی کے وقار میں اضافہ کیا۔

چنانچہ ہم نے وہ حالات پیدا کر دیئے ہیں جنہوں نے ہمیں دیہی علاقوں میں موجود سرمایہ دار عناصر کے خلاف حملے کو آگے بڑھانے اور اپنے ملک میں سوشلزم کے قیام میں مزید کامیابیاں حاصل کرنے کے قابل بنایا۔

یہ ہیں پچھلے دوسال میں دیہی علاقوں میں ہماری پارٹی پالیسی کے نتائج۔

چنانچہ، یہ ثابت ہوتا ہے کہ پرولتاریہ اور کسان طبقے کے درمیان تعلقات کے انتہائی اہم سوال پر ہماری پارٹی کی پالیسی درست ثابت ہوئی ہے۔

صنعتکاری کا سوال۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ آج تک کسی بھی نوجوان ریاست نے اپنی صنعت کو، اور خصوصا بھاری صنعت کو، بیرونی امداد کے بغیر، بیرونی قرضوں کے بغیر، یا دوسرے ملکوں کی لوٹ مار، کالونیوں، وغیرہ وغیرہ کے بغیر ترقی نہیں دی۔ یہ سرمایہ دارانہ صنعتکاری کا عام راستہ ہے۔ ماضی میں برطانیہ نے اپنی صنعت کو تمام ملکوں سے، تمام کالونیوں سے، سینکڑوں سال اہم خام مال چوس کر اور اس لوٹ کے مال کو اپنی صنعت میں لگا کر اپنی صنعت کو ترقی دی۔ جرمنی دیر سے ابھرنا شروع ہوا لیکن اس نے امریکا سے قرض لئے ہیں جن کی مالیت کئی ہزار ملین روبل ہے۔

لیکن ہم ان میں سے کسی راستے سے اپنا آغاز نہیں کر سکتے۔ کالونیوں کی لوٹ مار ہماری پالیسی کا بالکل بھی حصہ نہیں۔ اور قرض ہمیں دیئے نہیں جاتے۔ ہمارے لئے صرف ایک راستہ بچتا ہے، وہ راستہ جس کی نشاندہی لینن نے کی، یعنی: اپنی صنعت کو بڑھانا، اپنی صنعت کو اندرونی وسائل سے آراستہ کرنا۔ حزبِ اختلاف ہر وقت یہ رٹ لگائے رہتی ہے کہ ہمارے اندرونی وسائل ہماری صنعت کو دوبارہ آراستہ کرنے کے لئے کافی نہیں۔ اپریل 1926 میں حزبِ اختلاف نے مرکزی کمیٹی کے ایک اجلاس میں زور دیا کہ ہمارے اندرونی وسائل اتنے نہیں کہ ہم اپنی صنعت کو آراستہ کرنے کے راستے پر آگے بڑھ سکیں۔ اس وقت حزبِ اختلاف نے یہ پیش گوئی کی کہ ہمیں ایک کے بعد ایک ناکامی سہنا پڑے گی۔ تاہم، جائزہ لینے سے پتہ چلا کہ ان دو سال میں ہم اپنی صنعت کو آراستہ کرنے کے راستے پر آگے بڑھنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ دو سال کے دوران ہم نے اپنی صنعت میں دو ہزار ملین روبل خرچ کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ اخراجات ہماری صنعت کو آراستہ کرنے کی راہ میں اور ملک کی صنعتکاری میں پیش قدمی کرنے کے لئے کافی ثابت ہوئے ہیں۔ ہم نے وہ کچھ حاصل کیا ہے جو اب تک دنیا کی کسی ریاست نے حاصل نہیں کیا: ہم نے اپنی صنعت میں اضافہ کیا ہے، ہم نے اسے آراستہ کرنے کا آغاز کر دیا ہے، ہم نے اس معاملے پر اپنے اندرونی وسائل کی بنیاد پر پیش قدمی کی ہے۔

یہ وہ نتائج ہیں جو ہماری صنعت کو آراستہ کرنے کے سوال پر ہماری پالیسی کے حوالے سے آپ کے سامنے ہیں۔

کوئی نابینا شخص ہی اس حقیقت کو جھٹلا سکتا ہے کہ اس معاملے پر ہماری پارٹی کی پالیسی درست ثابت ہوئی ہے۔

خارجہ پالیسی کے سوال پر۔ ہماری خارجہ پالیسی کا مقصد، اگر کسی کے ذہن میں سرمایہ دار ریاستوں سے ہمارے سفارتی تعلقات ہیں، امن قائم رکھنا ہے۔ اس حوالے سے ہم نے کیا حاصل کیا ہے؟ جو ہم نے حاصل کیا ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے امن کو، اچھی طرح یا بری طرح، بہر حال، مقدم رکھا ہے۔ جو ہم نے حاصل کیا ہے وہ یہ ہے کہ، سرمایہ دارانہ گھیراؤ کے باوجود، سرمایہ دارانہ حکومتوں کی مخالفانہ سرگرمیوں کے باوجود، پیکنگ، لندن اور پیرس میں اشتعال انگیزی کے باوجود، اس سب کے باوجود، ہم نے خود کو اشتعال انگیزی کا شکار نہیں ہونے دیا اور امن کے مقصد کا دفاع کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

زینوویو اور دیگر کی مسلسل پیش گوئیوں کے باوجود ہم حالتِ جنگ میں نہیں ہیں اور یہ وہ بنیادی حقیقت ہے جس کے سامنے ہماری حزبِ اختلاف کا تمام ہسٹیریا بے کار ہے۔ اور یہ ہمارے لئے اہم ہے کیونکہ ہم پرامن حالات میں ہی اپنے ملک میں سوشلزم کی اس رفتار سے تعمیر کر سکتے ہیں جو ہماری خواہش ہے۔ لیکن پھر بھی جنگ کی کتنی پیش گوئیاں کی جاتی رہی ہیں! زینوویو نے پیش گوئی کی تھی کہ اس سال کی بہار میں ہم جنگ میں مبتلا ہوں گے۔ بعد میں اس نے پیش گوئی کی کہ ہر ممکن طور پر اس سال کی خزاں میں جنگ پھوٹ پڑے گی۔ تاہم ہم پہلے ہی سرما سے گزر رہے ہیں لیکن اب تک کوئی جنگ نہیں چھڑی۔

یہ ہیں ہماری امن کی پالیسی کے نتائج۔

صرف نابینا افراد ہی ان نتائج کو دیکھنے سے محروم ہو سکتے ہیں۔

آخر میں چوتھا سوال جس کا تعلق دنیا بھر میں کمیونسٹ قوتوں کی حالت سے ہے۔ کوئی نابینا ہی اس سے انکار کر سکتا ہے کہ دنیا بھر میں کمیونسٹ پارٹیاں پھل پھول رہی ہیں، چین و امریکہ سے لے

کر برطانیہ اور جرمنی تک۔ کوئی نابینا ہی انکار کر سکتا ہے کہ سرمایہ داری کے بحران کے عناصر پھل پھول رہے ہیں کم نہیں ہو رہے۔ کوئی نابینا ہی انکار کر سکتا ہے کہ ہمارے ملک میں سوشلزم کی تعمیر میں ترقی، ملک کے اندر ہماری پالیسی کی کامیابیاں، پوری دنیا میں کمیونسٹ تحریک کی ترقی کی اہم وجوہات میں سے ہیں۔ کوئی نابینا ہی دنیا کے تمام ملکوں میں کمیونسٹ انٹرنیشنل کے وقار اور اثر میں مسلسل اضافے سے انکار کر سکتا ہے۔

یہ ہیں پچھلے دو سال میں داخلہ اور خارجہ پالیسی کے چار اہم سوالوں کے حوالے سے ہماری پارٹی پالیسی کے نتائج۔

ہماری پارٹی کی پالیسی کی درستگی کس چیز کی اہمیت کی جانب اشارہ کرتی ہے؟ دیگر تمام چیزوں کے علاوہ، یہ صرف ایک چیز کی اہمیت اجاگر کر سکتی ہے: ہماری حزبِ اختلاف کی پالیسی کے مکمل دیوالیہ پن کی۔

8: ایکسلر وڈ کی طرف واپسی

ہمیں کہا جا سکتا ہے کہ یہ سب کچھ بہت اچھا ہے۔ حزبِ اختلاف کی سمت غلط ہے، یہ پارٹی کی مخالف سمت ہے۔ اس کے حربوں کو فرقہ پرستی کے حربوں کے سوا کچھ اور نہیں کہا جا سکتا۔ چنانچہ زینوویو اور ٹراٹسکی کا اخراج پیدا ہونے والی صورتحال سے نکلنے کا فطری راستہ ہے۔

لیکن ایک وقت وہ تھا جب ہم نے کہا تھا کہ حزبِ اختلاف کے رہنمائوں کو مرکزی کمیٹی میں ضرور شامل رکھا جائے، کہ انہیں خارج نہ کیا جائے۔ تو پھر اب یہ تبدیلی کیوں؟ اس تبدیلی کی وضاحت کیسے کی جائے؟ اور کیا واقعی کوئی تبدیلی ہوئی ہے؟

بالکل، تبدیلی ہوئی ہے۔ اس کی وضاحت کیسے کی جائے؟ اس کی وجہ حزبِ اختلاف کے رہنمائوں

کی بنیادی پالیسی اور تنظیمی "اسکیم" میں پیدا ہونے والی ایک بنیادی تبدیلی ہے۔ حزبِ اختلاف کے رہنما، اور بنیادی طور پر ٹراٹسکی، تبدیل ہو کر مزید بدتر ہو گئے ہیں۔ چنانچہ، فطری طور پر اس کی وجہ سے مخالفین کی جانب پارٹی کی پالیسی کا تبدیل ہونا لازم تھا۔

مثال کے طور پر اس اہم اصول کے سوال کو لیتے ہیں جیسے کہ ہماری پارٹی کی زوال پذیری۔ ہماری پارٹی کی زوال پذیری سے کیا مراد ہے؟ اس کا مطلب ہے سوویت یونین میں پرولتاریہ کی آمریت کی موجودگی سے انکار کرنا۔ تین سال پہلے اس معاملے پر ٹراٹسکی کی پوزیشن کیا تھی؟ آپ جانتے ہیں کہ اس وقت لبرل اور منشویک، اسمینا-ویکست اور ہر قسم کے غدار اس بات کو دوہرا رہے تھے کہ ہماری پارٹی کا زوال ناگزیز ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ اس وقت وہ انقلابِ فرانس سے مثالیں دیتے تھے اور اصرار کرتے تھے کہ بالشویک لازمی طور پر اسی طرح کے زوال کا شکار ہوں گے جیسے کہ جیکوبنز اپنے دور میں فرانس میں ہوئے۔ آپ جانتے ہیں کہ انقلابِ فرانس سے تاریخی موازنہ (جیکوبنز کا زوال) اس وقت بھی اور آج بھی ہر قسم کے منشویکوں اور اسمینا-ویکستوں کی جانب سے پرولتاریہ کی آمریت کے قیام اور ہمارے ملک میں سوشلزم کی تعمیر کے امکان کے خلاف دی جانے والی بنیادی دلیل تھی۔

اس کی جانب ٹراٹسکی کا رویہ تین سال پہلے کیا تھا؟ وہ اس قسم کے موازنوں کے یقیناً خلاف تھا۔ یہ ہے وہ جو اس نے اس وقت اپنے پمفلٹ "نیا راستہ" (1924) میں لکھا تھا:

عظیم انقلابِ فرانس کے ساتھ موازنے (جیکوبنز کا زوال!) جن کو لبرل ازم اور منشیوازم استعمال کرتے ہیں اور خود کو ان کے ذریعے تسلی دیتے ہیں، سطحی اور پُر عیب ہیں۔ (دیکھئے "نیا راستہ" صفحہ 33۔)

صاف اور واضح ! میرے خیال سے اس سے زیادہ پر اصرار اور واضح انداز سے اپنا اظہار کرنا مشکل ہو گا۔ کیا اس وقت ٹراٹسکی نے انقلابِ فرانس کے ساتھ تاریخی موازنوں کے بارے میں، جنہیں ہر قسم کے اسمینا-ویکست اور منشویک جوش و خروش سے پیش کر رہے تھے، جو کہا وہ درست تھا؟ بالکل درست تھا۔

لیکن اب ؟ کیا اب بھی ٹراٹسکی یہی پوزیشن اختیار کرتا ہے ؟ بد قسمتی سے، وہ ایسا نہیں کرتا۔ بلکے اس کے بر عکس کرتا ہے۔ ان تین سال کے دوران ٹراٹسکی "منشیوازم" اور "لبرل ازم" کے راہ پر آگے بڑھا ہے۔ اب وہ خود یہ اصرار کرتا ہے کہ انقلابِ فرانس کے ساتھ تاریخی موازنے کرنا منشیوازم کی نشانی نہیں بلکہ "حقیقی"، "اصلی"، "لینن ازم" کی نشانی ہے۔ کیا آپ نے اس سال جولائی میں منعقد ہونے والے مرکزی کنڑول کمیشن کے پریزیڈیم کے اجلاس کی لفظ بہ لفظ رپورٹ پڑھی ہے ؟ اگر آپ نے پڑھی ہے، تو آپ باآسانی سمجھ جائیں گے کہ پارٹی کے خلاف اپنی جدوجہد میں ٹراٹسکی اب اپنی بنیاد پارٹی کے زوال کے بارے میں منشویک نظریات پر انقلابِ فرانس کے دور میں جیکوبنز کے زوال کے حوالے سے رکھ رہا ہے۔ آج ٹراٹسکی یہ سمجھتا ہے کہ "تھرمیڈور" کے بارے میں بیہودہ گفتگو اچھے زوق کی نشانی ہے۔

زوال کے بنیادی سوال پر ٹراٹسکی ازم سے "منشیوازم" اور "لبرل ازم" تک—یہ ہے وہ راستہ جس پر پچھلے تین سال میں ٹراٹسکائٹوں نے سفر کیا ہے۔

ٹراٹسکائیٹ تبدیل ہو چکے ہیں۔ ٹراٹسکائیٹوں کی جانب پارٹی کی پالیسی کو بھی تبدیل ہونا پڑا۔

آیئے اب ایک اور سوال کا جائزہ لیں جو کم اہم نہیں ہے، جیسے کہ تنظیم کا سوال، پارٹی کے نظم و ضبط کا سوال، اکثریت کے آگے اقلیت کی فرمانبرداری کا سوال، پرولتاریہ کی آمریت کو مضبوط کرنے میں

آہنی نظم وضبط کے کردار کا سوال۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ ہماری پارٹی میں آہنی نظم وضبط پرولتاریہ کی آمریت کو قائم رکھنے اور ہمارے ملک میں سوشلزم کی تعمیر کی کامیابی کے لئے بنیادی شرائط میں سے ایک ہے۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ پوری دنیا میں منشویک سب سے پہلے جو کام کرتے ہیں وہ پارٹی میں آہنی نظم وضبط کی جڑیں کھوکھلی کرنا ہوتا ہے۔ ایک وقت تھا جب ٹراٹسکی پارٹی میں آہنی نظم وضبط کی اہمیت کو سمجھتا تھا اور اس کی تعریف کرتا تھا۔ حقیقت میں، ہماری پارٹی اور ٹراٹسکی کے درمیان اختلافات کبھی ختم نہیں ہوئے، لیکن ٹراٹسکی اور ٹراٹسکائیٹ اس قدر ہوشیار ضرور تھے کہ انہوں نے ہمیشہ پارٹی کے فیصلوں کے آگے سر جھکایا۔ ہر کوئی ٹراٹسکی کے اس بار بار دہرائے جانے والے بیان سے واقف ہے کہ خواہ ہماری پارٹی کیسی بھی ہو، جب بھی پارٹی نے حکم دیا وہ "توجہ کے لئے اٹھ کھڑا" ہوا۔ اور یہ ضرور کہنا چاہیے کہ ٹراٹسکائیٹ اکثر پارٹی اور اس کے اہم اداروں سے وفادار رہنے میں کامیاب رہے۔

لیکن اب؟ کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ٹراٹسکائیٹ، موجودہ حزبِ اختلاف، پارٹی کے فیصلوں کو تسلیم کرنے کے لئے، ان کے لئے اٹھ کھڑے ہونے، وغیرہ وغیرہ کے لئے تیار ہیں؟ نہیں۔ اب یہ مزید نہیں کہا جا سکتا۔ پارٹی کے فیصلوں کو تسلیم کرنے کے وعدے کو دو مرتبہ توڑنے کے بعد، پارٹی کو دو مرتبہ دھوکہ دینے کے بعد، سرمایہ دار دانشوروں کے ساتھ غیر قانونی پرنٹنگ پریس منظم کرنے کے بعد، آج اس روسٹرم (rostrum) سے زینویو اور ٹراٹسکی کے بار بار دہرائے جانے والے بیانات کے بعد کہ انہوں نے ہماری پارٹی کے نظم وضبط کی خلاف ورزی کر رہے تھے اور اسے جاری رکھیں گے-اس کے بعد شاید ہی ہماری پارٹی میں کوئی شخص ہو جو یہ یقین کرنے کی جرات کرے گا کہ حزبِ اختلاف کے رہنما پارٹی کی پکار پر اٹھ کھڑے ہونے کو تیار ہیں۔ اب حزبِ اختلاف نے ایک نئی لائن اختیار کی ہے، پارٹی کو تقسیم کرنے کی لائن، ایک نئی پارٹی تخلیق کرنے کی

لائن۔ حزبِ اختلاف میں اس وقت سب سے مشہور پمفلٹ لینن کا بالشویک پمفلٹ "ایک قدم آگے، دو قدم پیچھے" نہیں بلکہ ٹراٹسکی کا پرانا منشویک پمفلٹ "ہمارے سیاسی فرائض (1904 میں شائع ہونے والا)" ہے جسے لینن ازم کے تنظیمی اصولوں کے خلاف، لینن کے پمفلٹ "ایک قدم آگے، دو قدم پیچھے" کے خلاف لکھا گیا تھا۔

آپ جانتے ہیں کہ ٹراٹسکی کے اس پرانے پمفلٹ کا لب لباب پارٹی اور پارٹی کے نظم وضبط کے لیننی تصور کی تردید ہے۔ اس پمفلٹ میں ٹراٹسکی لینن کو "میکسی ملین لینن" کے سوا کچھ نہیں کہتا جس سے اس کا اشارہ یہ ہوتا ہے کہ لینن ایک اور میکسیملین روبسپیئر تھا جو، موخرالزکر کی طرح ہی زاتی آمریت قائم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس پمفلٹ میں ٹراٹسکی صاف صاف کہتا ہے کہ پارٹی کے نظم وضبط کو اسی حد تک تسلیم کرنے کی ضرورت ہے جس حد تک پارٹی کے فیصلے ان لوگوں کی خواہشوں اور خیالات سے متضاد نہ ہوں جن سے پارٹی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ یہ تنظیم کاری کا خالصتا منشویک اصول ہے۔ اتفاق سے یہ پمفلٹ اس لئے بھی دلچسپ ہے کہ ٹراٹسکی نے اس کا انتساب منشویک، پی۔ ایکسلروڈ کے نام کیا ہے۔ یہ ہے جو وہ کہتا ہے: "میرے عزیز استاد پاویل بوریسووچ ایکسلروڈ کے نام۔" (قہقہہ۔ آوازیں: "مکمل طور پر منشویک!")۔

پارٹی سے وفاداری سے پارٹی کو تقسیم کرنے کی پالیسی تک، لینن کے پمفلٹ "ایک قدم آگے دو قدم پیچھے" سے ٹراٹسکی کے پمفلٹ "ہمارے سیاسی فرائض" تک، لینن سے ایکسلروڈ تک—یہ ہے وہ تنظیمی راستہ جس پر ہماری حزبِ اختلاف نے اپنا سفر کیا ہے۔

ٹراٹسکائیٹ تبدیل ہو چکے ہیں۔ ٹراٹسکائیٹ حزبِ اختلاف کی جانب پارٹی کی پالیسی کو بھی تبدیل ہونا پڑا۔

خوب،ایک اچھی نجات ہے! اپنے "عزیزاستاد پاویل بوریسووچ ایکسلروڈ!" کے پاس جائو۔ایک اچھی نجات۔ تاہم جلدی کرو، قابل ترین ٹراٹسکی، کیونکہ، اپنے بڑھاپے کے پیشِ نظر "پاویل ایکسلروڈ" جلد مر سکتا ہے،اور تم وقت پر اپنے "استاد" کے پاس نہ پہنچ سکو گے۔(طویل قہقہہ۔)

2نومبر 1927۔پراودا کے شمارہ نمبر 251 میں شائع ہوئی۔